ثقلین

تالیف

مرزا محمد جعفر

22

ثقلین

سید فرزند رضا
۱۲-ایچ رضویہ سوسائٹی
کراچی - ۱۸ (پاکستان)

تالیف

مرزا محمد جعفر

فاضل تفسیر (تفسیر)] لکھنؤ یونیورسٹی
دبیر ماہر، دبیر کامل (فارسی)]

مولوی، عالم (عربی)] الہ آباد یونیورسٹی
اردو اعلیٰ قابلیت (اردو)]

اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ

اے مسلمانو میں تمہارے درمیان دو گرانبہا
چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ (رسول کریم)

ثقلین؟

کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی
قرآن اور اہلبیت

maablib.org

تعارف

از عالی جناب سید محمد وصی صاحب ایم اے۔ ال ٹی

پرنسپل حسینی سکنڈری اسکول ناظم آباد کراچی

جناب مولانا مرزا محمد جعفر صاحب ایک مدت سے میرے رفیق کار کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں ان کی علمی استعداد اور خاندانی روایات کی بناء پر مجھے ان سے جو توقعات ہیں ان کو زیرِ نظر کتاب کما حقہٗ پوری کرتی ہے۔ مولانا موصوف کے والد محترم فخر الواعظین عالیجناب مولانا مرزا محمد طاہر صاحب قبلہ ادام اللہ فیوضہٗ کی ذات بابرکات قومی دنیا میں محتاج تعارف نہیں۔ زیرِ نظر کتاب کے مولف محترم سے ہم کو ایسی ہی تصانیف کی توقع ہے۔

اس کتاب کی افادیت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ مولف نے نہایت ہی سلجھے ہوئے انداز میں "ثقلین"

کے موضوع پر گفتگو کی ہے جو بجائے خود بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ آخر میں حسن خوبی کے ساتھ یہ تاثر پیش کیا ہے کہ گمراہی سے بچنے کیلئے حدیث ثقلین پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے، قابل تعریف ہے۔ مولف محترم نے اپنی خداداد علمی صلاحیتوں سے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔

مختلف اہم موضوعات پر باب مدینۃ العلم کے اقوال کو جمع کرنا اور پھر ہر موضوع پر انہیں اقوال کی روشنی میں سیر حاصل مقالہ سپرد قلم کرنا ایک منفرد اور مفید انداز ہے۔ جسے قارئین کرام ضرور بہ نظر استحسان دیکھیں گے۔

میں دست بدعا ہوں کہ قادر مطلق ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے تاکہ وہ سنجیدہ مذہبی ادب کی تخلیقات میں بیش از بیش حصہ لے سکیں اور انکی ہر کوشش اپنی گزشتہ کوشش سے زیادہ بارآور ہو۔ آمین

احقر الکونین

العبد العاصی السید محمد وصی عفی عنہ
(ایم اے۔ ال ٹی)

حرفِ اوّل

حسینی اسکول کی طویل مدت ملازمت کے دوران طلبار کے فطری اضطراب اور اپنے ہم وطن پاکستانی بھائیوں کی بیتابئ دل نے مجھے اس نتیجہ پر پہنچایا کہ جیسے وہ سب اپنی کسی قیمتی گمشدہ شئے کو تلاش کرنے میں سرگرداں و پریشان ہیں۔
مجھے یاد آیا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا "اگر تم ان دونوں سے متمسک رہو گے تو اے مسلمانوں کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ اور وہ دونوں چیزیں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی۔
"قیامت تک کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں"
اور وہ ہیں "ثقلین" یعنی قرآن اور اہلبیت قرآن مجید آپ میں سے ہر ایک کے گھر میں موجود ہے اسے سمجھئے اس پر عمل کیجئے۔ اہلبیت میں سے صرف حضرت علی کے چند اقوال اس کتاب میں موجود ہیں انہیں بھی دیکھ لیجئے

ممکن ہے آپ کو آپ کی منزل کی راہ مل جائے جب کبھی آلام روزگار مجھے مایوس اور ناکامیاں مجھے عاجز کر دیتی ہیں تو ایسی تاریکیوں میں امیر المومنین کے اقوال انکے خطبات اور انکی ادعیہ مجھے ٹھوکر کھا کر گرنے سے بچا لیتے ہیں یہ میرا ذاتی تجربہ ہے آپ بھی آزما لیجیئے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ذات گرامی تمام امت مسلمہ کیلئے یکساں کعبہ مقصود ہے۔

اگر آپ شیعہ ہیں تو آپ انہیں اپنا امام اول تسلیم کرتے ہیں اس لئے ان کے اقوال آپ کے لئے رہنما ہیں اور اگر آپ حنفی، حنبلی، شافعی یا مالکی ہیں تو آپ انہیں اپنا چوتھا خلیفہ راشد تسلیم کرتے ہیں اس لئے ان کے اقوال آپ کے واسطے رہنما ہیں

اب آپ ان اقوال کے ماخذ پر غور فرما لیجئے اور تھوڑی چھان بین کے بعد آپ خود غور کرینگے کہ یہ سب ہماری آپ کی مستند کتابوں سے ماخوذ ہیں لہذا اقوال علی کو پڑھئے سمجھئے اور ان پر عمل کیجئے ممکن ہے قرآن اور اہلبیت کی نصیحتوں پر عمل کرنے سے ہماری دنیا بھی سنور جائے اور آخرت بھی بخیر ہو۔

مرزا احمد جعفر
۱۲ رجنوری ۱۹۸۹ء

فہرست

۱:۔ خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا
خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا 9
۲:۔ خدا کے رسول کی نظر میں علی اور قرآن ایک دوسرے
سے جدا نہیں ہو سکتے ۵۲
۳:۔ خدا کے رسول کی نظر میں علی اور قرآن امت کے واسطے
ان کا چھوڑا ہوا سرمایہ ہیں ۵۳
۴:۔ خدا کے رسول کی نظر میں قرآن کا مفہوم سمجھانے والے
صرف علی ہیں ۵۵
۵۔ عقل ۵۷
۶۔ علم ۷۲
۷۔ فکر ۸۴

٨۔ امانت ٩

٩۔ صدق ٩۴

١٠۔ حکمت ٠١

١١۔ حیا ٦

١٢۔ قناعت ١١

١٣۔ ادب ٠

١۴۔ صبر ۵

١۵۔ عدل ٢٩

تالیف :۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مرزا محمد جعفر

اشاعت اول :۔ ۔ ۔ ۔ ایک ہزار

پریس :۔ ۔ ۔ ۔ ۔ باب الاسلام

قیمت :۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ روپے

ناشر مرزا محمد جعفر

ڈرگ کالونی ۵/١٣٣٦ کراچی

خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا

(۱) أنا وعلي من نور واحد

میں اور علی ایک نور سے ہیں۔

(۲) أنا مدينة العلم وعلي بابها

میں علم کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

(۳) أنا دار الحكمة وعلي بابها

میں حکمت کا گھر اور علی اس کا دروازہ ہیں

(۴) علي باب علمي

علی میرے علم کا دروازہ ہیں

خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا

(۱) في فاتحة الكتاب شفاء من كل داء

سورہ حمد میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

(۲) من قرء يٰس في صدر النهار قضيت حوائجه

جو سورہ یٰسین کو شروع دن میں پڑھے اس کی تمام دن کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔

(۳) من قرء سورة الواقعة في كل ليلة لم تصبه فاقة أبدا

جو شخص ہر شب سورہ واقعہ کی تلاوت کرے اسے کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔

(۴) ان سورة في القرآن ثلثون آية شفعت لرجل حتى

(۵) اَقضیٰ اُمَّتِی عَلِیٌّ
میری امت میں سب سے بہتر
فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔

(۶) یا عَلِی حُبُّکَ اِیمَان
وَبُغضُکَ کُفرٌ وَنِفَاق
اے علی آپ کی محبت ایمان
ہے اور آپ کی دشمنی کفر و
نفاق ہے۔

غُفِرَ لَہٗ وَھِیَ تَبَارَکَ الَّذِی
بِیَدِہِ المُلک
قرآن میں ایک سورہ ہے جس کی تیس
آیتیں ہیں وہ قاری کی شفاعت
کرتی ہیں یہاں تک کہ اس کی مغفرت
ہوجائے اور وہ سورہ تبارک الذی
کی تیس آیات ہیں۔

(۵) تَعَاھَدُوا القُرآنَ فَوَالَّذِی
نَفسِی بِیَدِہٖ لَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیاً
مِنَ الاِبِلِ فِی عُقُلِھَا
قرآن کی حفاظت کرو اس پاک خدا
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان قرآن
جلد سینوں سے نکل جانے والا ہے
بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے

(۶) مَن قَرَءَ القُرآنَ یَتَأَکَّلُ بِہٖ
النَّاسَ جَاءَ یَومَ القِیَامَۃِ
وَوَجھُہٗ عَظمٌ لَیسَ عَلَیہِ لَحمٌ
جو اس لئے قرآن پڑھتا ہے کہ لوگوں
سے کھائے وہ قیامت میں اس

(۷) اَعْلَمُ اُمَّتِي مِن بعدِی
عَلِی

(۸) لَا یَجُوزُ الصِّرَاطَ اِلَّا مَعَہٗ بَرَاءَۃٌ بِوِلَایَۃِ
عَلِی
پل صراط پر سے نہیں گزر سکے گا مگر وہ کہ جس کے پاس محبت علی کا پروانہ نجات ہو

(۹) عَلِیٌّ مَعَ الحَقِّ وَالحَقُّ
مَعَ عَلِی
علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے۔

طرح آئیگا کہ چہرے پر گوشت نہ ہوگا سوائے ہڈیوں کے

(۷) مَن قَرَءَ فِي لَيلَةٍ مِائَةَ
كُتِبَ مِنَ القَانِتِين
جو شخص کسی رات میں قرآن کی سو آیات کی تلاوت کرے وہ اس رات قانتین میں شمار ہوگا۔

(۸) مَن قَرَءَ عَشَرَ آیاتٍ فی لَیلَۃٍ
لَم یُکتَب مِنَ الغَافِلِین
جو قرآن مجید کی دس آیتوں کی تلاوت کرے وہ اس رات غافلوں میں شمار ہوگا۔

(۹) لَاَن تَغدُو وَتَعَلَّمُ آیَۃً مِن
کِتَابِ اللهِ خَیرٌ لَکَ مِن اَن
تُصَلِّیَ مِائَۃَ رَکعَۃٍ
اگر تم صبح کو جاکر ایک آیت بھی قرآن مجید کی واقعاً سیکھ لو تو وہ سو رکعت نوافل کی نماز سے کہیں

(۱۰) عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِیٍّ

علی قرآن کے ساتھ اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔

(۱۱) یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

اے علی آپ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۱۲) مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

جس کا میں مولا اس کے علی مولا

بہتر ہے۔

(۱۰) لَا یَنْبَغِیْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اَنْ یَّجِدَ مَعَ مَنْ وَّجَدَ وَلَا یَجْهَلُ مَعَ مَنْ جَهِلَ

صاحب قرآن کے لئے نامناسب ہے کہ غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصہ کرنے لگے اور جاہلوں کے ساتھ جہالت کرے

(۱۱) مَا مِنْ شَفِیْعٍ اَفْضَلُ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْقُرْآنِ

قیامت کے روز اللہ کے نزدیک قرآن سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنے والا نہیں

(۱۳) مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فَقَدِ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَیْنَ جَنْبَیْهِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یُوْحٰی

جس نے قرآن پڑھا اس نے عہد نبوت پر واقفیت پائی مگر یہ

اے خدا جو علی کو دوست رکھے
اسے تو دوست رکھ اور جو علی
کو دشمن رکھے تو اسے دشمن رکھ

(۱۳) اَنَا وَعَلِیٌّ وَالحَسَنُ وَالحُسَینُ
وَتِسعَۃٌ مِن وُلدِ الحُسَینِ
مُطَھَّرُونَ مَعصُومُونَ

میں اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ
اور حسین علیہ السلام کی اولاد
میں سے نو امام سب پاک
اور معصوم ہیں۔

(۱۴) مَن کَانَ اللہُ وَرَسُولُہُ
وَلِیَّہُ فَھٰذَا وَلِیُّہُ
اَللّٰھُمَّ وَالِ مَن وَالَاہُ وَ
عَادِ مَن عَادَاہُ

جس والی وحاکم اللہ اور اس
کا رسول ہے اس کا والی وحاکم
علی ہے اے خدا جو علی کو دوست
رکھے اسے دوست رکھ اور
جو علی کو دشمن رکھے اسے

اس کی جانب وحی نہیں کی گئی

(۱۳) اَلصِّیَامُ وَالقُرآنُ یَشفَعَانِ
لِلعَبدِ

روزہ اور قرآن دونوں بندے کی
شفاعت کرنے والے ہیں۔

(۱۴) اَلجَاھِرُ بِالقُرآنِ کَالجَاھِرِ
بِالصَّدَقَۃِ وَالمُسِرُّ
بِالقُرآنِ کَالمُسِرِّ بِالصَّدَقَۃِ

قرآن کو بلند آواز سے پڑھنے والا
علانیہ صدقہ دینے والے کے مانند
ہے اور قرآن کو آہستہ پڑھنے والا
خفیہ صدقہ دینے والے کے مانند ہے

دشمن رکھ

(۱۵) انی تارک فیکم الثقلین
کتاب اللہ وعترتی
اھلبیتی ان تمسکتم
بھما لن تضلوا بعدی
ولن یفترقا حتی یردا
علی الحوض

میں تمہارے درمیان دو
گرانبہا چیزیں چھوڑ رہا ہوں
ایک قرآن اور ایک میری
عترت میرے اہلبیت اگر تم ان
دونوں کا حکم مانو گے تو کبھی
گمراہ نہ ہوگے اور یہ دونوں
آپس میں کبھی جدا نہیں ہیاں
کہ قیامت میں حوض کوثر پہ
میرے پاس وارد ہوں۔

(۱۶) قراءۃ الرجل القرآن
فی غیر المصحف
تضعف علی ذلک الی

(۱۵) یا اھل القرآن لا تتو
سدوا القرآن واتلوہ
حق تلاوتہ من آناء اللیل
والنھار وافشوہ وتغنوہ
وتدبروا ما فیہ لعلکم
تفلحون

اے قرآن پڑھنے والو، قرآن سے
تکیہ نہ لگاؤ اور دن رات اس
طرح تلاوت کرو جو تلاوت کرنے
کا حق ہے اور اس کی اشاعت کرو
اور اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے
مطالب پر غور وفکر کرو تاکہ تم
فلاح پا جاؤ

(۱۶) اللھم ادر الحق مع علی
حیث دار
اے خدا حق کو علی کے ساتھ پلٹا

الف ذرا جستجو

قرآن کا حفظ پڑھنا ہزار درجہ
ثواب رکھتا ہے اور دیکھ کر
پڑھنے میں دو ہزار درجہ تک
ثواب بڑھ جاتا ہے۔

دے جدھر بھی عمل چلیں۔

حضرت انس سے روایت ہے

خدا کے رسول نے، قرآن کے بارے میں فرمایا

(۱) عن انس قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان اللہ اھلین من الناس قالوا من ھم یا رسول اللہ قال اھل القرآن ھم اھل اللہ وخاصتہ (رواہ نسائی وابن ماجتہ والحاکم واحمد)

حضرت انس سے نسائی، ابن ماجہ، حاکم اور احمد نے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا کی نگاہ میں کچھ خاص لوگ ہیں، صحابہ نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں، رسول خدا

حضرت انس سے روایت ہے

خدا کے رسول نے علی، کے بارے میں فرمایا

(۱) عن انس فی قولہ تعالیٰ مرج البحرین یلتقیان، قال، علی و فاطمہ رضی اللہ عنھما ویخرج منھما اللؤلؤ والمرجان قال، الحسن والحسین (رواہ صاحب الدرر ونور الابصار)

حضرت انس سے صاحب کتاب نور الابصار نے صاحب کتاب درر سے یہ روایت نقل کی ہے کہ، خدا کے قول میں دو سمندروں سے مراد حضرت علی اور حضرت فاطمہ (رض) ہیں اور موتی اور مونگے سے مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

نے فرمایا، کہ، قرآن والے
اللہ والے ہیں اور اللہ کے
وہی خاص لوگ ہیں

قولہ تعالیٰ

مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان
فبای آلاء ربکما تکذبان ۔ یخرج منھما
اللؤلؤ والمرجان

سورہ رحمٰن آیت نمبر ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲

حضرت جابر سے روایت ہے

خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا

---

(۲) عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم القرآن شافع مشفع وماحل مصدق من جعلہ امامہ قادہ الی الجنۃ ومن جعلہ خلف ظہرہ ساقہ الی النار۔

(رواہ ابن حبان والحاکم)

حضرت جابر نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن مجید ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت مقبول ہے اور ایسا مدعی ہے جس کا

حضرت جابر سے روایت ہے

خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا

---

(۳) عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال علی امام البررۃ قاتل الفجرۃ، منصور من نصرہ مخذول من خذلہ (رواہ الحاکم) (صواعق محرقہ صفہ ۱۲۳)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ علی نیک اور صالح لوگوں کے امام ہیں فاسقوں اور فاجروں کے قتل کرنے والے ہیں جس نے ان کی مدد کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے علی کو چھوڑ دیا اس کو خدا و رسول نے چھوڑا

دعویٰ تسلیم شدہ ہے جس نے
قرآن کو سامنے رکھا اسکو وہ
جنت کی طرف کھینچتا ہے
اور جس نے اسے پس پشت
ڈالدیا اسے وہ جہنم میں گرا
دیتا ہے۔

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے

خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا

(۳) عن ابن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قرأ
من کتاب اللہ فلہ بہ
حسنۃ والحسنۃ بعشرا
مثالہا لا اقول آلم
حرف الف حرف ولام حرف
ومیم حرف
(رواہ الترمذی والدارمی)
حضرت ابن مسعود سے روایت
ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
جو شخص قرآن مجید کا ایک
حرف پڑھے اس کے واسطے
ایک نیکی ہے اور ایک نیکی

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے

خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا

(۳) عن ابن مسعود قال کنت
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فسئل عن علم علی فقال،
قسمت الحکمۃ عشرۃ اجزاء
فاعطی علی تسعۃ اجزاء
والناس جزء واحدا وھو ا
علم بالعشر الباقی ایضاً۔
(رواہ موفق بن احمد عن
ابن مسعود) (ینابیع المودۃ)
حضرت ابن مسعود سے روایت
ہے کہ میں نبی برحق کی خدمت میں
حاضر تھا کہ حضور سے علی کی علمی
حالت دریافت کی گئی تو رسول
خدا نے فرمایا۔

کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

حکمت کے دس حصوں میں سے نو حصے علی کو عنایت کیئے گئے اور دنیا بھر کو صرف ایک اور اس دسویں حصے کا علم بھی سب سے زیادہ حضرت علی ہی کو ہے۔

حضرت عمر فاروق سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا

(۳) عن عمر بن الخطاب
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ یرفع بھذا
الکتاب اقواما ویضع
بہ آخرین
(رواہ مسلم)

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ یقیناً اللہ قرآن مجید کی وجہ سے قوموں کو بلند کرتا ہے اور اسی کے سبب قوموں کو پست و ذلیل کرتا ہے۔

حضرت عمر فاروق سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا

(۴) عن عمر بن الخطاب رفعہ
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال۔ لو اجتمع الناس
علی حب علی ابن ابی طالب
لما خلق اللہ النار
(ینابیع المودۃ)

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ اگر لوگ علی ابن ابی طالب کی محبت پر اتفاق کر لیتے تو خدا دوزخ کو نہ پیدا کرتا۔

حضرت عثمان سے

روایت ہے
خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا

(۵) عن عثمان بن عفان قال
قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خیرکم
من تعلم القرآن
وعلمہ
(البخاری، الترمذی)
حضرت عثمان بن عفان سے
روایت ہے کہ رسول خدا
نے فرمایا۔ تم میں سب سے
بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو
سیکھے اور سکھائے۔

حضرت عثمان سے

روایت ہے
خدا کے رسول نے علیؑ کے بارے میں فرمایا

(۵) عن عثمان بن عفان عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال خلقت انا
وعلی من نور واحد قبل
ان یخلق اللہ آدم باربعۃ
الاف عام
(ینابیع المودۃ)
حضرت عثمان بن عفان سے
روایت ہے کہ رسول خدا نے
فرمایا۔ میں اور علی ایک نور
سے پیدا ہوئے حضرت آدم کی
خلقت سے چار ہزار سال قبل

حضرت عائشہ سے

روایت ہے

(۶) عن عائشۃ قالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
لکل شیء شرفا یتباھون
بہ وان بہاء امتی و
شرفہا القرآن

(رواہ فی الحلیۃ)

حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
کہ ہر چیز کے لئے کوئی فخر و
شرف ہے اور میری امت
کے لئے شرف و فخر قرآن
مجید ہے۔

حضرت عائشہ سے

روایت ہے

(۶) عن عائشۃ قالت۔ کنت
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذ دخل علی فقال ھذا
سید العرب

(ارجح المطالب)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں
کہ رسول خدا نے فرمایا
یہ عرب کے سردار ہیں

حضرتِ عائشہ سے روایت ہے

خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا

(۷) عن عائشہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال قرأۃ
القرآن فی الصلوٰۃ افضل
من قراءۃ القرآن فی غیر
الصلوٰۃ وقراءۃ فی غیر
الصلوٰۃ افضل من التسبیح
والتکبیر والتسبیح افضل
من الصدقۃ والصدقۃ
افضل من الصوم والصوم
جُنۃ من النار

(رواہ البیہقی فی شعب
الایمان)

حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ نماز

حضرت عائشہ سے روایت ہے

خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا

(۷) عن عائشۃ قالت کان اذا
دخل علینا علی وابی عندنا
لا یمل من النظر الیہ فقلت
لہٗ یا ابت انک لتدیمین
النظر الیٰ علی، فقال یا بنیۃ
سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول، النظر
الیٰ علی عبادۃ

(ریاض نضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۹)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ علی جب
میرے والد موجود ہوتے وہ حضرت
علی کو دیکھتے ہی رہتا دراکے دیدار
سے نہ تھکتے میں نے اپنے والد سے دریافت
کیا آپ تو حضرت علی کو دیکھتے ہی

میں قرآن پڑھنا۔ بغیر نماز
کے قرآن پڑھنے سے افضل ہے
اور بغیر نماز کے تلاوت قرآن
تسبیح و تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح
صدقہ سے بہتر ہے اور صدقہ
روزے سے افضل ہے اور
روزہ جہنم سے بچانے والا ہے

رہتے ہیں انھوں نے فرمایا
بیٹی میں نے رسول خدا سے سنا
وہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عل
طرف دیکھنا عبادت ہے۔

حضرت ابن عباس سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا۔

۸) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اِنَّ الَّذِی لَیْسَ فِی جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ کَالْبَیْتِ الْخَرَابِ (رواہ ترمذی والدارمی والحاکم)

حضرت ابن عباس نے رسولِ خدا سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا فرمایا۔ جس شخص کے قلب میں قرآن مجید کا کوئی بھی حصہ محفوظ نہیں وہ دل ویران گھر کے مانند ہے۔

حضرت ابن عباس سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے علیؑ کے بارے میں فرمایا

۹) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر الی علی ابن ابی طالب فقال، انت سید فی الدنیا وسید فی الآخرة من احبک فقد احبنی ومن ابغضک فقد ابغضنی و بغیضک بغیض اللہ فالویل کل الویل لمن ابغضک

(نور الابصار صفحہ ۸۵)

حضرت ابن عباس رسولِ خدا سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا نے علی ابن ابی طالب کی جانب دیکھا اور فرمایا، اے علی تم دنیا میں بھی

سردار ہو اور آخرت میں بھ
ہو جس نے تم سے محبت کی ا
مجھ سے محبت کی اور جس نے تم
دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی
دشمن خدا کا دشمن ہے، اور
افسوس ہے اس پر جو تمہیں
رکھے۔

maablib.org

حضرت ابی سعید سے
روایت ہے
کہ رسول نے، قرآن کے بارے میں فرمایا

عن ابی سعید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول الرب تبارک
وتعالی من شغلہ القرآن
عن ذکری ومسئلتی اعطیتہ
افضل ما اعطی السائلین
وفضل کلام اللہ علی سائر
الکلام کفضل اللہ علی
خلقہ

(رواہ الترمذی والدارمی و
البیہقی فی الشعب)

حضرت ابوسعید نے روایت کی
ہے کہ رسول خدا نے فرمایا خدا سے

حضرت ابی سعید سے
روایت ہے
خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا

(۹) عن ابی سعید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لعلی، حبک ایمان وبغضک
نفاق واول من یدخل
الجنۃ محبک واول من
یدخل النار مبغضک

(نور الابصار صفحہ ۸۵)

حضرت ابوسعید نے روایت کی
ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ اے
علی آپ کی محبت ایمان ہے اور
آپ کی دشمنی نفاق ہے آپ سے
محبت کرنے والا سب سے پہلے جنت
میں جائیگا اور آپ کا دشمن سب سے

بزرگ وبرتر کا وعدہ ہے کہ
جسے قرآن مجید میں شغف و
انہماک کی وجہ سے ذکر کرنے
اور دعائیں مانگنے کی فرصت
نہیں ملتی میں اسے تمام مانگنے
والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں
اور کلام خدا کو سب کلاموں
پر وہی برتری حاصل ہے جو
خود اللہ تبارک وتعالیٰ کو
تمام مخلوق پر

پہلے دوزخ میں جائے گا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے

خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا

(۱۰) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھر ب القرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرأ القرآن ویتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران

(رواہ البخاری والمسلم والترمذی)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ ماہر قرآن صدر ملائکہ کے ساتھ ہے اور جو شخص قرآن مجید کے پڑھنے میں تکلیف اٹھاتا

حضرت عائشہ سے روایت ہے

خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا

(۱۱) من عطاء قال سألت عائشۃ عن علی قالت، ذلک خیر البشر لا یشک فیہ الا کافر

(ینابیع المودۃ صفحہ ۲۴۶)

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے حضرت علی کے بارے میں سوال کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا حضرت علی تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں جو ان کے فضائل میں شک کرے وہ کافر ہے۔

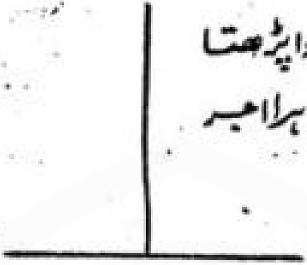

بے انگشتا ہوا پڑھتا
بے اس کو دہرا جبر
بے۔

حضرت ابن عباس

سے روایت ہے
خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا

(۱۱) عن ابن عباس قال نزل جبریل علیہ السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ انہ ستکون فتن قال فما المخرج منھا یا جبریل قال کتاب اللہ

(رواہ رزین والھداۃ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا کو جبریل علیہ السلام نے اطلاع دی کہ بہت سے فتنے عنقریب ظاہر ہوں گے تو رسول اللہ صلی اللہ

حضرت ابن عباس

سے روایت ہے
خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا

(۱۱) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی منی بمنزلۃ راسی من بدنی

صواعق محرقہ
صفحہ ۱۲۳

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ علی کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو میرے سر کو میرے بدن سے ہے۔

دریافت حال مرتحل اس نے پوچھا حال مرتحل کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ صاحب قرآن ہے جو شروع سے چلے اور آخر تک پہنچے اور پھر آخر سے اول تک پہنچے جہاں ٹھہرے پھر آگے چل دے۔

علی کے فضائل و محامد کا شمار نہیں کر سکتے

ینابیع المودۃ صفحہ ۱۲۱

حضرت ابوذرؓ سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے، قرآن کے بارے میں فرمایا

(۱۳) عن ابی ذر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
انکم لا ترجعون الی اللہ
بشیءٍ افضل مما خرج
منہ یعنی القرآن
(رواہ الحاکم والترمذی)

حضرت ابوذر سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، تم
لوگ اس چیز یعنی قرآن مجید
سے زائد اور کسی چیز سے خدا
کے نزدیک رجوع و تقرب
نہیں حاصل کر سکتے۔

حضرت ابوذر سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا

(۱۴) عن ابی ذر قال کنت مع
رسول اللہ (ص) وھو فی بقیع
الفرقد قال، والذی نفسی
بیدہ ان فیکم رجلا یقاتل
الناس بعدی علی تاویل
القرآن کما قاتلت المشرکین
علی تنزیلہ
(رواہ الخوارزمی)

(ارجح المطالب صفحہ ۳۱)

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ
میں رسول اللہ (ص) کے ساتھ بقیع
میں تھا جبکہ آپ نے فرمایا۔ اس
خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان

ہے تم لوگوں میں علی ایک ایسے
شخص ہیں جو میرے بعد تاویل قرآن
پر اس طرح جنگ کریں گے جس طرح
میں نے مشرکوں سے نزول قرآن
کے وقت جنگ کی تھی۔

madlib.org

حضرت ابی ہریرہ سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے، قرآن کے بارے میں فرمایا

(۱۳) عن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم، من
قراء عشر آیات فی لیلۃ
لم یکتب من الغافلین
(رواہ الحاکم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کسی شب دس آیات کی
تلاوت کرتا ہے وہ اس
رات غافلوں میں شمار نہیں
ہوگا۔

حضرت ابی ہریرہ سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے، علی کے بارے میں فرمایا

(۱۴) عن ابی ھریرۃ عن سلمان انہ
قال قلت یا رسول اللہ (ص)
ان اللہ لم یبعث نبیا الا بین
لہ من یلی بعدہ فھل بین
لک، قال نعم علی ابن ابی طالب
(شرح بخاری علامہ ابن حجر صفحہ ۱۰۵)

حضرت ابو ہریرہ نے حضرت سلمان
فارسی سے روایت کی ہے کہ حضرت
سلمان فارسی نے رسول اللہ (ص)
سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ص)
خدا نے جب نبی کو مبعوث کیا اس
سے بیان کر دیا کہ اس کے بعد ان کا
ولی وجانشین کون ہوگا کیا آپ

سے بھی خدا نے بیان کر دیا کہ
آپ کے بعد آپ کا ولی و جانشین
کون ہوگا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہاں
میرے ولی و جانشین علی ابن
ابی طالب ہوں گے۔

maablib.org

حضرت ابی ہریرہ سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا

(۱۵) عن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم من
استمع الیٰ آیۃ من کتاب
اللہ کتب لہ حسنۃ مضا
عفۃ ومن تلاھا کانت
لہ نوراً یوم القیامۃ
(رواہ احمد عن عبادۃ
ابن میسرۃ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جو
شخص قرآن مجید کی ایک آیت
سنے اور جو تلاوت کرے اس کے

حضرت ابی ہریرہ سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے علیؑ کے بارے میں فرمایا

(۱۵) عن ابی ھریرۃ قال مکتوب
علی العرش لا الٰہ الا انا وحدی
لا شریک لی محمد عبدی
ورسولی ایدتہ بعلی و
ذلک قولہ تعالیٰ ھو الذی
ایدک بنصرہ وبالمومنین
(تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۱۹۹)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ عرش پہ
لکھا ہوا ہے کہ میرے سوا کوئی خدا
نہیں اور محمد میرے بندے اور میرے
رسول ہیں اور میں نے علی کے ذریعے
ان کی تائید و مدد کی،

ئے قیامت کے دن نور
ہوگا۔

اور یہی مطلب اس آیت کا ہے
کہ خدا نے آپ کی خاص مدد کی اور
مومنین کے ذریعے تائید کی۔

حضرت ابی ہریرہ سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا

(۱۶) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال، ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہٗ

(رواہ المسلم وابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حضرت ابی ہریرہ سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا

(۱۶) عن ابی ھریرۃ فی قولہ تعالیٰ ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین قال نزلت فی علی

(ینابیع المودۃ صفہ ۹۴)

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی یہ آیت ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمومنین حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی۔

متذکرہ آیت کے متعلق یہی روایت ابوصالح اور ابن عباس سے بھی ہے اور یہی روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی مروی ہے۔

وآلہ وسلم نے فرمایا جو گروہ
اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر
میں جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت
کرے اور اس کا دور کرے
اس پر سکینہ کا نزول ہوتا
ہے اس گروہ کو اللہ کی رحمت
ڈھانپ لیتی ہے، ملائکہ گھیر
لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر
مجلس ملائکہ میں کرتا ہے

ھو الذی الخ یہ آیت سورہ
انفال کی باسٹھویں آیت ہے

حضرت ابوذر سے
روایت ہے
خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا

(۱۱) عن ابی ذر قال قلت یا
رسول اللہ اوصنی قال
علیک بتقوی اللہ فانہ
راس الامر کلہ قلت یا
رسول اللہ زدنی قال علیک
بتلاوۃ القرآن فانہ
نور لک فی الارض وذخر
لک فی السماء

(رواہ ابن حبان)

حضرت ابوذر سے روایت
ہے کہ میں نے رسول اللہ سے
عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

حضرت ابوذر سے
روایت ہے
خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا

(۱۲) عن ابی ذر قال سمعت رسول
اللہ یقول لعلی انت اول من
آمن وانت اول من یصافحنی
یوم القیامۃ وانت الصدیق
الاکبر وانت الفاروق الذی
یفرق بین الحق والباطل
وانت یعسوب المسلمین
والمال یعسوب الکفار

(ینابیع المودۃ صفحہ ۶۲)

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں
کہ میں نے رسول اللہ (ص) سے سنا
اے علی تم مومن اول ہو تم پہلے
شخص ہو جو سب سے پہلے قیامت

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم
تقویٰ اختیار کرو کہ وہ تمکو
نیکیوں کی بنیاد ہے میں نے
عرض کیا کچھ اور ارشاد فرمائیں
تو انھوں نے فرمایا قرآن
کی تلاوت کرو کیونکہ تلاوت
قرآن تمہارے لئے دنیا میں
روشنی ہے اور آخرت میں
ذخیرہ ہے۔

میں مجھ سے مصافحہ کروگے تم
ہی صدیق اکبر ہو تم ہی وہ فاروق
ہو جو حق و باطل میں فرق کرتا
ہے اے علی تم مسلمانوں کے آقا
اور سردار ہو اور کافروں
سردار مال ہے۔

حضرت ابوذر غفاری سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
یہ وصیت فرمائی تھی کہ تم تقویٰ اختیار کرو ظاہر ہے کہ تقویٰ تمام نیکیوں
جان ہے اگر خوف خدا دل میں ہو تو معصیت کا وجود میں آنا ہی ممکن نہ
جو اللہ سے ڈرتا ہے اسے حاضر و ناظر جانتا ہے وہ کبھی اس کی نافرمانی
کرتا اور جب اس بہترین وصیت پر حضرت ابوذر نے زیادتی کی خوا
کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلاوت قرآن کریم کا حکم د
اور اور اس کا فائدہ بھی ظاہر فرما دیا کہ قرآن دنیا میں تمہارے لئے

دنیا میں جہل و ظلم کی پھیلتی ہوئی تاریکی سے انسانیت کا دم گھٹا جا رہا ہے قرآن نور ہے جو اپنی نورانی شعاعوں سے اس اندھیرے کے خلاف صف آرا ہے اور انسان کو دولت عقل سے آشنا کر رہا ہے۔ اور صرف دنیا ہی نہیں بلکہ اپنے زریں اصولوں اور قاعدوں پر عملدرآمد کی وجہ سے آخرت کے واسطے بھی بہترین ذخیرہ ہے۔ حضرت ابو ذر نے رسول سے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ، علی علیہ السلام مومن اول ہیں وہی قیامت میں سب سے پہلے رسول اللہ سے مصافحہ کریں گے اور حضرت علی ہی صدیق اکبر اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہیں اور وہی مسلمانوں کے سردار ہیں جبکہ مال کافروں کا سردار ہے۔

حضرت ابن عمر سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے قرآن کے بارے میں فرمایا

(۱۸) عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ان ھذہ القلوب
تصدأ کما یصدأ الحدید
اذا اصابہ الماء قیل
یا رسول اللہ وما
جلاؤھا قال کثرۃ
ذکر الموت وتلاوۃ
القرآن
(رواہ البیھقی فی
شعب الایمان)
حضرت عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ

حضرت ابن عمر سے

روایت ہے

خدا کے رسول نے علی کے بارے میں فرمایا

(۱۸) عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم۔ انا مدینۃ
العلم وعلی بابھا
(رواہ الطبرانی والحاکم)
حضرت عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ نے
فرمایا۔ میں علم کا شہر ہوں اور
علی اس کا دروازہ ہیں۔

نے فرمایا کہ دلوں کو اسی طرح
زنگ لگ جاتا ہے جس طرح
لوہے کو پانی سے زنگ لگ
جاتا ہے۔ دریافت کیا کہ پھر
صفائی کی کیا صورت ہے؟
فرمایا موت کو زیادہ یاد
کرنے اور زیادہ تلاوت
قرآن سے دلوں کا زنگ
چھوٹ جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا نے زنگ آلود قلوب کی جلا اور صفائی کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کو تجویز فرمایا ہے اور کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرنا بھی صفائی قلب کا باعث ہے گویا اس دنیا میں صفائی قلب کی خاطر تلاوت قرآن کریم ضروری ہے کہ تلاوت سے عبرت و نصیحت کا حصول بھی عین ممکن ہے جبکہ ایسی آیات بھی ہیں جن میں غافلوں کی بیداری

کے واسطے تذکرہ موت بھی موجود ہے آیات عبرت
کتاب خدا میں بکثرت ہیں یعنی تلاوت سے دونوں
باتوں پر عمل ہو جاتا ہے ذکر موت کا ثواب بھی مل جاتا
ہے اور ثواب تلاوت کا حصول بھی، کہ جس سے زنگ
آلود قلوب کی جلا اور صفائی ہو جاتی ہے۔

انہیں عبداللہ بن عمر سے ایک روایت طبرانی اور حاکم
نے بھی نقل کی ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا ارشاد ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا
دروازہ ہیں یہاں قابل غور یہ امر ہے کہ رسول خدا نے
صدہا مقامات پر حصول علم کے لئے امت کو شوق دلایا
ہے۔ کثرت سے احادیث ملتی ہیں جن میں علم کے حاصل
کرنے کو اشد ضروری قرار دیا ہے یہ اسی لئے کہ مسلمان
جاہل نہ رہ جائیں جبکہ جہل معدن شر ہے دنیا کو ظلم و
فساد سے پاک کرنے کے لئے اور مادی و روحانی ارتقائی
منازل کو طے کرنے کے لئے نیز انسانیت و اخلاق کے
مدارج اعلیٰ تک پہنچنے کے لئے علم کا حاصل کرنا یقیناً ضروری
ہے اور رحمت عالم اس علم کا شہر ہیں اور حضرت علی

علیہ السلام باب مدینۃ العلم ہیں یقیناً علم سے دوستی رکھنے والے انسانوں کے لئے حضرت علی کی ذات بوزرِ ہدایت ہے وہ علم کا بحر زخار ہیں اور تشنگان علم کے لئے رسول اللہ کی یہ حدیث چشمہ آب حیات ہے

انا مدینۃ العلم و علی بابھا

خدا کے رسول کی نظر میں علی اور قرآن

ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن ام سلمۃ قالت
سمعت رسول اللہ (ص) یقول علی مع القرآن
مع علی لا یفترقان حتی یردا علی الحوض
صواعق محرقۃ صفحہ ۱۲۱

طبرانی نے حضرت ام سلمہ سے۔ اوسط میں روایت کی ہے
وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول خدا کو یہ فرماتے سنا کہ
علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ یہ
دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ
یہ دونوں میرے پاس (قیامت میں) حوض کوثر پر وارد
ہوں گے

صواعق محرقۃ

خدا کے رسول کی نظر میں علی اور قرآن

اُمت کے واسطے اُنکا چھوڑا ہوا سرمایہ ہیں

وفی روایۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرض موتہ۔ الا انی مخلف فیکم کتاب ربی عزوجل وعترتی اھل بیتی ثم اخذ بید علی فرفعھا فقال ھذا علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علی الحوض فاسئلھما خلفت فیھا

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۴)

روایت ہے کہ رسول خدا نے مرض موت میں ارشاد فرمایا کہ ــــــ آگاہ ہو جاؤ یقیناً میں اپنے اللہ کا قرآن اور اپنی عترت اپنے اہلبیت تم لوگوں میں چھوڑ رہا ہوں پھر حضرت علی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بلند فرمایا پھر ارشاد فرمایا۔ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے

دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک
کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں گے میں ان
دونوں کے بارے میں سوال کروں گا۔ ان دونوں
کی مخالفت نہ کرنا

(صواعق محرقہ صفہ ۲۴)

خدا کے رسول کی نظر میں قرآن کا مفہوم سمجھانے والے صرف علی ہیں

وفی الاصابۃ عن عبد الرحمٰن بن بشیر الانصاری قال کنا جلوسا عند النبی (ص) اذ قال لیضربنکم رجل علی تاویل القرآن کما ضربتکم علی تنزیلہ، فقال ابوبکر انا ھو یا رسول اللہ قال، لا، فقال عمر انا ھو یا رسول اللہ، قال، لا ولکن خاصف النعل، فانطلقنا فاذا علی یخصف نعل رسول اللہ فی حجرۃ عائشۃ فبشرناہ

(ینابیع المودۃ صفہ ۵۹)

عبدالرحمٰن بن بشیر انصاری نے۔ اصابہ۔ میں روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول خدا کے پاس حاضر خدمت تھے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ تم لوگوں کو قرآن کا مفہوم بتانے کے لئے ایک اس طرح متوجہ کرے گا جس طرح میں

نے اس کے احکام پہنچانے میں متوجہ کیا ہے - حضرت ابوبکر نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ میں ہوں گا ؟ رسول خدا نے فرمایا، نہیں، پھر حضرت عمر نے دریافت فرمایا، کیا وہ میں ہوں گا ؟ رسول خدا نے فرمایا، نہیں، بلکہ وہ شخص ہو گا جو میری نعلین ٹانک رہا ہے، پھر جب ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تو حضرت علی کو رسول اللہ کی جوتیاں سیتے ہوئے حضرت عائشہ کے حجرہ میں پایا تو ہم نے انہیں یہ خوش خبری سنائی -

(ینابیع المودۃ صفحہ ۵۹)

maablib.org

عقل

قوام المرء عقله ولا دین لمن لا عقل لهٗ

رسول کریم کی یہ حدیث عقل کی سربلندی اور اس کے بیش بہا فوائد و منافع کو ظاہر کر رہی ہے۔ نیز یہ کہ لا دین لمن لا عقل لہٗ جس کے پاس عقل و دانش نہیں اس کا کوئی مذہب نہیں۔ مذہب کو عقل اور عقل کو مذہب کا لازمہ ضروری قرار دے رہا ہے۔

تکمیل دین بغیر عقل ناممکن ہے اور یہ امر کہ عقل کے ذریعہ رشد و ہدایت کا حصول ضروری ہے بلکہ عقل ہی کی باعث رشد و ہدایت کے راستے پر چلا جا سکتا ہے اور منزل مقصود کو حاصل کیا جا سکتا ہے اور خلاف عقل عمل کرنے سے ندامت و پشیمانی حاصل ہوتی ہے۔ رسول اکرم کی حسب

ذیل حدیث سے واضح ہے۔

استرشدوا العقل ترشدوا ولا تعصوہ

فتندموا

عقل سے ہدایت حاصل کرو عقل ہدایت کرتی ہے اور اس کی نافرمانی نہ کرو کہ تمہیں ندامت ہو۔

ثواب کا حصول بقدر عقل ممکن ہے اس امر پہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی یہ حدیث روشنی ڈال رہی ہے

انّ الثّواب علیٰ قدر العقل

یعنی ثواب بقدر عقل ہوتا ہے اور ایک مقام پر امام رضا علیہ السلام نے اس طرح فرمایا ہے۔

صدیق کل امرء عقلہ وعدوہ جہلہ

ہر انسان کا دوست اس کی عقل ہے اور اس کا دشمن اسکا جہل ہے۔ یعنی بہترین دوست عقل اور بدترین دشمن جہالت ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

لاجمال ازین من العقل

عقل سے زائد زینت دینے والا کوئی حسن نہیں۔

مظلوم کربلا روحی لہ الفدا کا ارشاد ہے۔

من کان عاقلاً کان لہٗ دین دخل الجنۃ

جو عقلمند ہے اس کا دین ہے وہ جنتی ہے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام سے یہ حدیث منقول ہے انھوں نے فرمایا۔

حسن الصورۃ جمال ظاھر وحسن العقل جمال باطن

یعنی خوبصورتی ظاہری حسن ہے اور عقل باطنی حسن ہے

ذیل میں چند احادیث نبوی اور ارشادات علوی درج کئے جاتے ہیں جن سے عقل کی رفعت ظاہر ہے۔

لاغنیٰ کالعقل ولا فقر کالجھل (حضرت علی علیہ السلام)

عقل کے مانند کوئی دولتمند نہیں اور جہل کے مانند کوئی فقر و مفلسی نہیں۔

ولا عقل کالتدبیر (حضرت علی علیہ السلام)

تدبیر کے مثل کوئی عقل نہیں

اغنی الغنا العقل واکبر الفقر الحمق (حضرت علی علیہ السلام

عقل سب سے بڑی دولت ہے اور سب سے بڑی مفلسی حماقت ہے۔

اذا بلغکم عن رجل حسن حالہ فانظروفی حسن عقلہ

نائما یجازی بعقلہ (رسول کریم)

راس العقل بعد الایمان التودد الی

النّاس (رسول کریم)

عقل کی نشانی ایمان کے بعد لوگوں سے محبت کرنا ہے

راس العقل بعد الایمان باللہ التحبب الی

النّاس (رسول کریم)

عقل کی نشانی ایمان کے بعد لوگوں سے محبت کرنا ہے

قسم العقل علی ثلثۃ اجزاء فمن کانت فیہ

لم یکن فیہ فلا عقل لہ حسن المعرفۃ باللہ

عزّوجل وحسن الطّاعۃ وحسن الصّبر علی

امرہٖ (رسول کریم)

عقل کے تین حصے ہیں جس میں یہ موجود ہوں اس کی

عقل کامل ہے اور جس میں یہ نہ ہو وہ عاقل نہیں

(۱) خدا کی معرفت (۲) اس کی بندگی (۳) اور

مصائب پر صبر

ما قسم اللہ عزّوجلّ للعباد شیئاً افضل من

العقل فنوم العاقل افضل من سھر الجاھل

وافطار العاقل افضل من صوم الجاهل و اقامة العاقل افضل من شخوص الجاهل ولا بعث الله رسولاً ولا نبياً حتیٰ یستکمل العقل و یکون عقله افضل من عقول جمیع امته وما یضمر النبی فی نفسه افضل من اجتهاد المجتهدین وما ادی العقل فرائض الله حتیٰ عقل منه ولا بلغ جمیع العابدین فی فضل عبادتهم ما بلغ العاقل انّ العقلاء هم اولوا الالباب الّذین قال عزّ وجلّ انّما یتذکّر اولوا الالباب

(رسول کریم)

لا عدّة انفع من العقل (حضرت علی)

کوئی شے عقل سے زائد نفع بخش نہیں

زینة الرجل عقله (حضرت علی)

مرد کی زینت عقل ہے

العقول ذخائر والاعمال کنوز (حضرت علی)

عقل خزانہ ہے اور اعمال پوشیدہ خزانہ ہیں

دلیل العاقل شیئان صدق القول وصواب الفعل (امام جعفر صادق علیہ السلام)

عقلمند کی دو علامتیں ہیں (۱) قول کی سچائی (۲) اور فعل کی درستی

لکل شیئ آلۃ وعدۃ وآلۃ المومن وعدتہ العقل ولکل شیئ مطیۃ ومطیۃ المرء العقل ولکل شیئ غایۃ وغایۃ العبادۃ العقل ولکل قوم راع وراعی العابدین العقل ولکل تاجر بضاعۃ وبضاعۃ المجتہدین العقل ولکل خراب عمارۃ وعمارۃ الآخرۃ العقل ولکل سفر فسطاط یلجئون الیہ وفسطاط المسلمین العقل (رسول کریم)

عقل رسول حق ہے عقل رسول باطن ہے عقل عین انسانیت ہے اور عین مذہب ہے اور عقل ہی کے ذریعے ہم اشرف المخلوقات قرار پائے ہیں کوئی احمقانہ حرکت کوئی خلاف عقل بات نہ عالم انسانیت میں قابل تعریف ہے اور نہ دنیائے مذہب میں لائق قبول عقل مذہب کی بنیاد ہے جس میں عقل نہ ہو وہ ہمارے معاشرے میں

پاچل، کے نام سے موسوم ہوتاہے اور اس کا کوئی فعل وعمل عالم انسانیت میں قابل توجہ نہیں ہوتا اخلاقی ومادی دنیاوی واخروی ارتقا کا انحصار سلامتی عقل ودانش پر ہے معیار خیر وشر کا تقرر حق وباطل کے درمیان تمیز، نیکی اور بدی گناہ وثواب کا فرق بھی میزان عقل ہی کا مرہون منت ہے۔

دنیاوی عدالتیں ہوں یا مسائل شریعت کے اظہار وترویج کی مقدس مسندیں اگر چراغ عقل کی روشنی نہ ہو تو وہاں نا انصافی کے روح فرسا اندھیرے اور جہل وظلم کی بھیانک تاریکی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ نہ حقدار کو حق مل سکے گا۔ اور نہ مظلوم کی فریاد رسی کی جا سکیگی

تجربات ومشاہدات شاہد ہیں اور تاریخ ماضی گواہ ہے کہ جن حکمرانوں برسر اقتدار لوگوں یا قاضیوں، مفتیوں اور عالموں نے اپنی کسی ذاتی منفعت، غرض، حصول لذت واقتدار یا کسی بھی وجہ سے عقل سے نبرد آزما ہوتے ہوئے اپنے غلط فیصلوں سے اور اپنے خلاف عقل فتووں سے انصاف کا گلا گھونٹا ہے نہ صرف یہ کہ انھوں نے اپنے اس عمل زشت سے عام انسانوں کو پریشان کیا ہے بلکہ بحمد اللہ وہ خود بھی تباہ ہوگئے ہیں اسی لئے عالم علم لدنی، خطیب منبر سلونی نے ایک مقام پر فرمایا ہے کہ

اَلعَاقِلُ عَدُوٌّ لَذَّتِہٖ

اور یہ بھی فرمایا ہے

اَلهَوٰی ضِدُّ العَقلِ

اور ایک جگہ پر یوں فرمایا ہے

اٰفَۃُ العَقلِ الهَوٰی

انسان اوصاف انسانی فضائل انسانی خصائل سب عقل ہی کی بدولت ہیں جب انسان عقل کے خلاف کام کرنے لگتا ہے تو وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے پھر جرم و گناہ، قانون شکنی، مذہبی ضوابط کی توہین و تذلیل اور ہر قسم کی برائی کا اس سے ظہور میں آنا عین ممکن ہو جاتا ہے کیونکہ عقل جو رسول حق ہے فضیلت انسانی ہے بنیاد مذہب ہے انسان اسکا نافرمان ہو گیا ہے اور پھر ایسے انسان میں پامردی، استقامت و استقلال کا وجود کہاں اس کا حال تو یہ ہوگا کہ

ے میری توبہ شکن تو یہ میری جام شکن
سامنے ڈھیر ہے ٹوٹے ہوئے پیمانوں کا

اور جو انسان جوہر استقامت سے خالی ہو اس کا وجود معاشرے پر ایک بھاری بوجھ کے سوا اور کیا ہے امیر المومنین کا یہ قول بھی غالباً اس امر کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ثمرۃ العقل الاستقامۃ

ہر مقام پر کامیابی و کامرانی کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم عقل کے ذریعے اس کی درستی و اصلاح کر لیں اور جب ہم صحیح راستوں پر استقلال کے ساتھ چلتے رہیں گے تو یقیناً منزلِ مقصود کو پالیں گے جہاں سچی خوشی کے شگفتہ پھول ہماری فکر و نظر کی ضیافت کے لئے موجود ہیں۔

العقل

عقل کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا

۱۔ اَلعَقلُ رَسُولُ الحَقِّ

عقل رسولِ حق ہے

۲۔ اَلعَقلُ فَضِیلَۃُ الاِنسَانِ

عقل انسان کی فضیلت ہے

۳۔ مِلَاکُ الدِّینِ اَلعَقلُ

عقل دین کی بنیاد ہے

۴۔ اَلعَقلُ مُصلِحُ کُلِّ اَمرٍ

عقل ہر امر میں مصلح ہے۔

۵۔ اَلعَقلُ شِفَاءٌ

عقل شفا ہے

۶۔ اَلعَقلُ زینٌ

عقل زینت ہے

۷۔ عَدَمُ العَقلِ عَدَمُ الحَیٰوۃ وَلَا تُعَاشِرُوا بالاَموَات

عقل کا نہ ہونا زندگی کا نہ ہونا ہے تم اپنی زندگی مردہ انسانوں کی طرح نہ بسر کرو

۔ اَلعَقلُ یُوجِبُ الحَذَر

عقل کے نزدیک پرہیزگاری اور احتیاط (بچ کے چلنا) ضروری ہے۔

۔ اَلهَویٰ ضِدُّ العَقل

عقل کی ضد ہوا وہوس ہے

۔ اَلعَقلُ مَرکَبُ العِلم

عقل علم کی سواری ہے

۔ اَلعَقلُ قُربَۃٌ

عقل (اللہ) سے نزدیکی ہے۔

۱۲۔ اَلعَاقِلُ یألفُ مِثلَہٗ
عقلمند اپنے جیسے کو چاہتا ہے

۱۳۔ اَعقَلُ النَّاسِ مَن اَطَاعَ العُقَلَاءَ
عقلمند ترین وہ ہے جو دانشوروں کی پیروی کرے

۱۴۔ اَلعَاقِلُ لَا یَنخَدِعُ
دانشور دھوکہ نہیں کھاتا

۱۵۔ اَلعَاقِلُ عَدُوُّ لَذَّتِہٖ
دانشور اپنی نفسانی لذتوں کا دشمن ہوتا ہے

۱۶۔ ثَلٰثَۃٌ تَدُلُّ عَلٰی عُقُولِ اَربَابِھَا۔ اَلرَّسُولُ وَالکِتَابُ۔ وَالھَدِیَّۃُ۔
دانشوروں کی تین باتیں انکی عقلوں پر دلالت کرتی ہیں
نمائندہ۔ تحریر۔ تحفہ۔

۱۷ دَلِیلُ عَقلِ الرَّجُلِ قَولُہٗ
انسان کا قول اس کی عقل کی دلیل ہے
یا انسان کی دلیل عقل اسکا قول ہے

۱۸۔ غِنَاءُ العَاقِلِ بِعِلمِہٖ غِنَاءُ الجَاھِلِ بِمَالِہٖ
دانشور کی دولت و ثروت اس کا علم ہے اور جاہل

کی دولت وثروت اس کا مال ہے۔

۱۹۔ ثَمَرَۃُ الْعَقْلِ الْاِسْتِقَامَۃ

عقل کا ثمر استقلال ہے

۲۰۔ اٰفَۃُ الْعَقْلِ الْهَوٰی

عقل کی مصیبت ہوس ہے

۲۱۔ اِنَّمَا الْعَاقِلُ من وَعَظَتْهُ التَّجَارِب

یقیناً دانشور وہ ہے جس کے تجربات اسے نصیحت کریں۔

۲۲۔ لِسَانُ الْعَاقِلِ وَرَاءَ قَلْبِهٖ

عقلمند کے پیچھے اس کی زبان ہے۔ عقلمند کی زبان

اس کے دل کے پیچھے ہے۔

۲۳۔ اَلْاِنْسَانُ بِعَقْلِهٖ

انسان اپنی عقل سے ہے

۔ صَلَاحُ الْعَقْلِ الْاَدَب

ادب صلاح عقل ہے

۲۷۔ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَمُلَ اِيْمَانُهٗ اَلْعَقْلُ

وَالْحِلْم وَالْعِلْم۔

جن میں تین چیزیں ہوں اس کا ایمان کامل ہوتا ہے۔
۱۔ عقل ۲۔ حلم ۳۔ علم

۲۶۔ يَنْبَغِي الْعَاقِلَ اَنْ لَا يَخْلُوْ فِي كُلِّ وَقْتٍ مِنْ طَاعَةِ رَبِّهِ وَمُجَاهَدَةِ نَفْسِهِ
دانشور کو چاہئیے کہ وہ کسی بھی وقت جہاد نفس اور اطاعت خدا سے خالی نہ رہے

۲۷۔ يَنْبَغِي الْعَاقِلَ اَنْ يُخَاطِبَ الْجَاهِلَ مُخَاطَبَةَ الطَّبِيبِ الْمَرِيضَ
عقلمند کو چاہئیے کہ وہ جاہل سے یوں خطاب کرے جیسے ڈاکٹر مریض سے

۲۸۔ مِنْ اَوْكَدِ اَسْبَابِ الْعَقْلِ رَحْمَةُ الْجُهَّالِ
جاہلوں پر رحم کرنا عقل کی بہترین باتوں میں سے ہے

۲۹۔ لَا فَقْرَ لِعَاقِلٍ
عقلمند کے لئے محتاجی نہیں

۳۰۔ كَسْبُ الْعَقْلِ كَفُّ الْاَذٰى
حصول عقل سے تکلیفیں اذیتیں دور ہیں۔

۳۱۔ لا جمال ازین من العقل

کوئی حسن عقل سے زائد زینت دینے والا نہیں

۳۲۔ لا غنیٰ کالعقل ولا فقر کالجہل

عقل کے مانند کوئی بے نیازی نہیں اور جہل کے مانند

کوئی محتاجی نہیں۔

۳۳۔ اغنیٰ الغناء العقل واکبر الفقر الحمق

عقل سب سے بڑی امیری ہے اور سب سے بڑی

مفلسی، حماقت ہے۔

۳۴ لا عدۃ انفع من العقل

کوئی شے عقل سے زائد نفع بخش نہیں ہے

۳۵ زینۃ الرجل عقلہ

انسان کی زینت اس کی عقل سے ہے۔

علم

طلب العلم فریضۃ علی کلّ مسلم و مسلمۃ

علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

حصول علم اور طلب علم کا جتنا ذوق و شوق پیدا کرنا ممکن تھا بانی اسلام اس سے کہیں زائد اس امر میں کوشش فرمائی ہے کیونکہ دنیائے اسلام میں عقل و علم کے سوا اور کیا ہے معبود حقیقی کی پرستش ہو یا انسان کی صحیح خدمت انسانیت کی ترویج و ترقی ہو یا مذہب و امور شرعیہ کی تبلیغ و تنشیر علم و عقل کے بغیر ان باتوں

کا صحیح تصور بھی ناممکن ہے۔

چند مختصر احادیث بحار الانوار کی جلد اول باب العلم سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

جن پر عمل کرنا یقیناً ہمارے لئے فلاح دین و دنیا کا سبب ہے۔

طلب العلم فریضۃ فی کل حال۔ (مظلوم کربلا)

علم حاصل کرنا ہر حالت میں فرض ہے۔

طلب العلم فریضۃ من فرائض اللہ (مظلوم کربلا)

علم کا حاصل کرنا اللہ کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

الروح عماد الدین والعلم عماد الروح والبیان عماد العلم (امام محمد باقر علیہ السلام)

روح دین کا ستون ہے اور علم روح کا اور بیان علم کا ستون ہے۔

کمال المومن فی ثلث خصال تفقہ فی دینہ والصبر علی النائبۃ والتقدیر فی المعیشۃ (مظلوم کربلا)

مومن کی تین خوبیاں ہیں (۱) وہ دین میں غور و فکر کرتا ہے (۲) مصیبتوں پر صبر کرتا ہے (۳) اور وہ جانتا ہے کہ روزی

مقدر ہو چکی ہے۔

انّ العلم حیٰوۃ القلوب من الجہل و

ضیاءُ الابصار من الظلمۃ

(رسول کریم)

وفضل العالم العابد کفضل القمر

علی سائر النّجوم لیلۃ البدر

رسول کریم

العالم بین الجہّال کالحیّ بین الاموات

رسول کریم

فاطلبوا العلم فانّہ التسبب بینکم

وبین اللہ عزوجلّ

رسول کریم

العالم والمتعلم شریکان فی الاجر

للعالم اجران وللمتعلّم اجر ولا خیر

فی سوی ذالک

رسول کریم

طالب العلم لا یموت رسول کریم

العلم مخزون عند اهله وقد امرتم
بطلبه منهم

رسول کریم

من یرد الله به خیراً یفقهه فی الدین

رسول کریم

فقیه واحد اشدّ علی ابلیس
من الف عابد

رسول کریم

اطلبوا العلم ولو بالصین

رسول کریم

ما علی من لا یعلم من حرج ان یسئل
عما لا یعلم

رسول کریم

نوم مع علم خیر من صلوٰة مع الجهل

رسول کریم

قلیل العلم خیر من کثیر العبادة

رسول کریم

اذا جاء الموت طالب العلم وهو علی
هٰذہ الحال مات شهیداً
رسول کریم

الکلمة من الحکمة یسمعها الرجل
فیقول او یعمل بها خیر من عبادة سنة
حضرت علی

علم زندگی ہے اور علم ہی کے توسط سے حقائق حیات وسائل زندگی کا تجزیہ ممکن ہے علم ہی وہ ہے کہ جسکی خواہش انسانوں میں سے ہر ایک نے کی ہے اور کوئی دل اس کی آرزو سے خالی نہیں اور نہ آج تک علم کو مقام منزلت و مذمت میں پیش کیا جا سکا ہے بلکہ تمام انسانوں نے علم کی بہرصورت فوقیت و برتری تسلیم کی ہے اور علم بایں معنی بھی منفرد و ہے کہ فضائل انسانی میں کوئی شے اس کا مقابلہ نہیں کر سکی ہے مگر شرط یہی ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ عمل بھی ہو اور صحیح معنوں میں علم وہ ہی ہے کہ جس کے رد عمل میں کوئی

خوبی کوئی فضیلت عملاً رونما ہو اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ علم ہی نہیں۔ بلکہ علم کی تباہی و بربادی ہے علم کی مصیبت یہ ہے کہ عمل کو چھوڑ دیا جائے اور علم کا صحیح مقام یہ ہے اس پر عمل بھی کیا جائے۔

وہ عالم جاہلوں سے بدتر ہے جو لایعنی باتوں سے اپنے آپ کو اور بیوقوفوں کی اکثریت کو مطمئن کرکے اپنا ہمنوا بنا لیتا ہے اور انسانی شکل وصورت سے ملتے جلتے ہوئے مصنوعی عادات واطوار کو قابل فخر و لائق ستائش تصور کرتا ہے یہ ایک طلسم فریب ہے جس کا حقیقت علم سے کوئی تعلق نہیں۔

یہی وہ ہے جو اپنے اس جہل کی وجہ سے جیکو وہ اور اس کے ہمنوا علم سے تعبیر کرتے ہیں خود بھی گمراہی میں مبتلا ہے اور دوسروں کے فتنہ و فساد کا بھی بوجھ اپنے سر پہ اٹھائے ہوئے ہے جو لوگوں کو ورغلاتا ہے۔ تیلیوں پر اختر ابا ندھتا ہے اور باطل کی کثافتوں اور معصیت کی گندگیوں کو حق کے صاف وشفاف چشمے میں ملا کر ایک نیا کارنامہ بخیال خویش انجام دینا چاہتا ہے کس قدر

افسوسناک ہے یہ امر کہ انسان علم و جہل میں تمیز نہ کر سکے
مولائے کائنات کا کیسا عجیب و غریب ہے یہ جملہ
وَكَفٰى بِالْمَرْءِ جَهْلًا اَنْ لَا يَعْرِفَ قَدْرَهٗ
انسان کی جہالت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ وہ
اپنی قدر و منزلت کو نہ پہچانے

ایک اور مقام پر نئے انداز سے فرمایا ہے
اِلَى اللّٰهِ اَشْكُوْ مِنْ مَعْشَرٍ يَعِيْشُوْنَ جُهَّالًا وَيَمُوْتُوْنَ ضُلَّالًا
خدا ہی سے شکوہ ہے ان لوگوں کا جو جہالت کی زندگی
گزارتے ہیں اور گمراہی کی موت مرجاتے ہیں۔
لَيْسَ فِيْهِمْ سِلْعَةٌ اَبْوَرُ مِنَ الْكِتَابِ اِذَا تُلِيَ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ
ان کے نزدیک قرآن سے زائد حقیر شے نہیں جب
اسے ان کے مقصد کے ساتھ
وَلَا سِلْعَةٌ اَنْفَقَ بَيْعًا وَلَا اَغْلٰى ثَمَنًا مِنَ الْكِتَابِ اِذَا حُرِّفَ عَنْ مَوَاضِعِهٖ
پیش کیا جائے اور قرآن سے زائد بیش بہا اور

مقبول کوئی شے نہیں جب اس کے مقامات میں تحریف

وَلَاعِنْدَهُمْ أَنْكَرُ مِنَ الْمَعْرُوفِ

وَلَا أَعْرَفُ مِنَ الْمُنْكَرِ

کی جائے اسے اس کے مقام سے ہٹایا جائے آیات کا غلط استعمال کیا جائے ان کے نزدیک نیکی سے زائد کوئی برائی نہیں اور برائی سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں۔

صدہا مقامات ایسے ہیں جہاں اپنے خطبات میں جناب امیر نے طلسم فریب کو توڑ دیا ہے اور برائی کا پردہ چاک کر ڈالا ہے تاکہ تشنگان علم آب حیات علم و معرفت سے سیراب ہوسکیں حصول علم کی ترغیب و تشویق کے ساتھ ساتھ ان کے مقاصد بھی متعین فرماتے ہیں اس کی خوبیاں بتلاتے ہیں اور اس کے ضوابط بھی مقرر کئے ہیں۔

العلم

علم کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا

۱۔ اَلعِلمُ حَیٰوۃٌ
علم زندگی ہے

۲۔ اَلعِلمُ بِالعَمَلِ
علم عمل کے ساتھ ہے

۳۔ اِکتَسِبُوا العِلمَ یَکسِبُکُمُ الحَیٰوۃ
تم علم حاصل کرو اور وہ تمہارے لئے زندگی

۴۔ اِعْمَلُوْا اِذَا عَلِمْتُمْ
جب تمہیں علم حاصل ہو تو عمل کرو

۵۔ اِعْمَلُوْا بِالْعِلْمِ تَسْعَدُوْا
علم پر عمل کرو تمہیں سعادت دیگا

۶۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ تَرْشُدُوْا
تم علم حاصل کرو رشد و ہدایت پاؤگے

۷۔ تَمَامُ الْعِلْمِ اِسْتِعْمَالُهٗ
پورا علم اس کا استعمال کرنا ہے

۸۔ ثَمَرَةُ الْعِلْمِ مَعْرِفَةُ اللّٰه
علم کا پھل اللہ کی معرفت ہے

۹۔ زَكٰوةُ الْعِلْمِ نَشْرُهٗ
علم کی زکات اس کا پھیلانا ہے

۱۰۔ اٰفَةُ الْعِلْمِ تَرْكُ الْعَمَلِ بِهٖ
علم کی مصیبت اس پر عمل نہ کرنا ہے۔

۱۱۔ اٰفَةُ الْعُلَمَاءِ حُبُّ الرِّيَاسَةِ
عالموں کی مصیبت دولت و حکومت کی محبت ہے۔

۱۲۔ بالعلم تعرف الحکمۃ

علم سے حکمت پہچانی جاتی ہے۔

۱۳۔ العلم ضالۃ المومن

علم مومن کی گمشدہ چیز ہے۔

۱۴۔ ایھا الناس لاخیر فی دین لا تفقہ فیہ ولاخیر فی دنیا لا تدبر فیھا ولاخیر فی نسک لاورع فیہ

اے لوگوں اس دین میں فائدہ نہیں جس میں غور و فکر کو دخل نہ ہو اور اس دنیا میں نفع نہیں جس میں سیاست و تدبر سے کام نہ لیا گیا ہو۔

۱۵۔ ایھا الناس ان کمال الدین طلب العلم والعمل بہ

اے لوگو یقیناً دین کا کمال علم حاصل کرنے میں اور اس پر عمل کرنے میں ہے۔

۱۶۔ لاعلم کالتفکر ولا شرف کالعلم

فکر کے مانند کوئی علم نہیں اور علم کے مانند کوئی بزرگی نہیں۔

۱۷۔ منهومان لا يشبعان طالب علم و طالب دنيا

دو بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے ایک طالب علم اور ایک طالب دنیا

۱۸۔ لا کنز انفع من العلم

کوئی خزانہ علم سے زیادہ نفع بخش نہیں ہے۔

فکر

صحت رائے زیادتی فکر پر منحصر ہے اور عالم انسانیت میں صاحب الرائے شخص کی قدر و منزلت اس درجہ ہے کہ حکومت کا انتظام ہو یا امور مذہبی کی تدوین دانشوروں کے نزدیک منزل مقصود تک پہنچنا مفکر ہی کی قیادت میں ممکن ہے گویا منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے فکر بجائے خود ایک رہنما ہے یہی وجہ ہے کہ مفکر اعظم اسلام حضرت علی علیہ السلام کا یہ قول کہ الفکر یھدی

اسی امر کی جانب اشارہ کر رہا ہے۔

یہ بھی ایک مذہبی مسلمہ ہے کہ جو امور اخلاق
بزرگوں کو حد کمال تک پہنچانے میں معاون ثابت
ہوں یا جن امور کے ذریعہ انسانیت کی خدمت اور
معرفت خداوندی کا حصول ممکن ہو وہ بھی عبادت
ہیں اور فکر اس قسم کے امور میں ایک اہم
شے ہے لہٰذا ایک مقام پر اس طرح فرمایا ہے کہ

الفکر عبادۃ

جس طرح ہمارا مادی جسم ریاضت و محنت کے بغیر
مضمحل اور اعضاء و جوارح بغیر حرکت کے تقریباً
بے حس اور بیکار ہو جاتے ہیں اسی طرح عقل بھی بغیر
غور و فکر کے ضعیف اور تقریباً سست ہو جاتی ہے
لیکن جب غور و فکر انسانی عادت میں شامل ہو تو
اس کی تحریک سے قوائے باطنی متحرک ہوتے ہیں اور عقل
میں جلا و ضیا پیدا ہو جاتی ہے جس کی وضاحت یہ قول
کر رہا ہے کہ

الفکر ینیر اللب

بہرحال فکر کے ذریعہ ہمارے لئے رشد و ہدایت ممکن

ہے اور ہم جولانی فکر سے اپنی رائے میں پختگی اور اپنے عزائم میں استقلال پیدا کر سکتے ہیں۔ جلوت ہو یا خلوت سفر ہو یا حضر مقام مسرت ہو یا مقام غم ہر منزل پر یہ مونس ہے رہنما ہے اور بہترین مشیر و ہادی ہے۔

کاش ہم ہر کام میں غور و فکر سے کام لیں اور اپنی صحیح فکر کے صحیح نتائج سے اپنے اور تمامی مخلوق کے لئے مفید اور نفع رساں ثابت ہوں۔ بصارت و بصیرت کی صحت کی بنیاد اور خشت اولین فکر ہے۔

فکر

کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا

۱۔ اَلفِکرُ یَھدِی
فکر ہدایت کرتی ہے

۲۔ اَلفِکرُ عِبَادَۃٌ
فکر عبادت ہے

۳۔ اَلفِکرُ مُنِیرُ اللُّبِّ
فکر عقل کو نور بخشتی ہے۔

۴۔ صَوَابُ الْاٰرَاءِ بِاِجَالَۃِ الْاَفْکَارِ
رائے کی درستی و پختگی جولان فکر سے ہے۔

۵۔ لَا رُشْدَ کَالْفِکْرِ
فکر کے مانند کوئی ہدایت نہیں

۶۔ اَفْکِرْ تَسْتَبْصِرْ
فکر سے کام لو تاکہ کامیابی حاصل ہو۔

۷۔ اِفْکِرْ تَفِقْ
فکر سے کام لو تاکہ ہشیار رہو۔

امانت

سربلندی اور فخر و مسرت حقیقی اور کیف روحانی اور احساس برتری اس شخص میں یقیناً موجود ہے جو امین ہے جسے لوگ قابل اعتماد و لائق اعتبار اور امانت دار سمجھتے ہیں اور خود اس کا دل بھی مطمئن ہے ضمیر بھی پرسکون کیونکہ واقعی وہ امین ہے جو اسے ملامت کرے جو اسے برا بھلا کہے معاشرے میں وہ خود اپنا مقام کھو دے گا اور اپنے درجے سے گر جائے گا۔ یہ وہ بزرگی ہے ایسی فضیلت ہے کہ جس سے انسان اپنے شریف ترین مراتب کو پاسکتا ہے برخلاف اس کے خیانت ارذل خصائل

میں ہے قبیح ترین خصائص میں سے ہے ایک خائن خواہ وہ ارب پتی کیوں نہ ہو لیکن لوگ اسے چھچھورا اور کمینہ تصور کریں گے عورتیں اور بچے تک اسپر تھوکیں گے اور جو عالم بہت بڑا عالم یا بہت بڑا سرکاری عہدیدار ہے مگر خائن ہے اس میں صفت امانت نہیں وہ تو بہت ہی بڑا ذلیل آدمی ہے مکاروں اور دغابازوں کا سردار ہے لوگ کسی خوف سے یا کسی اور وجہ اس کے منھ پر چاہے کچھ نہ کہیں اور وہ ایک خوشامدی چاہئیے اس کے منھ پر اس کی تعریف بھی کریں لیکن دل میں تمام تمام انسان یقیناً نفرت کریں گے۔

خائن کو لوگ بے ایمان کہتے ہیں لیکن امین کو ایماندار کہا جاتا ہے اور حضرت علی علیہ السلام کا قول بھی یہی ہے کہ جو امانت دار نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں امانت کو اسلام میں وہ درجہ ہے جو جسم میں سر کا ہوتا ہے سا امانت ایمان کا پھل ہے۔

وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جنہوں نے امانت داری اختیار کی ہے اور خیانت سے نفرت

کرتے ہیں ہر شریف آدمی کا یہی حال ہے ۔ کردار کی بلندی اور سیرت کی پاکیزگی اور انسانیت کی سربلندی امانت داری میں ہے اور خیانت شیطانی حرکت ہے جو ملعون و مردود ہے ہماری عزت ایمانداری امانت داری سے ہے ۔

امانت

امانت کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا

۱۔ مَن لَا اَمَانَتَ لَہٗ لَا دِینَ لَہٗ

جو ایمان دار نہیں اس کا کوئی مذہب نہیں۔

۲۔ اَلاَمَانَۃُ اِیمَانٌ

امانت ایمان ہے

۳۔ اَلاَمَانَۃُ صِیَانَۃٌ

امانت صیانت ہے

۴۔ رَأسُ الإسلَامِ الأمَانَةُ

اسلام کی بنیادی شے امانت ہے۔ امانت اسلام کا سر ہے

۵۔ ثَمَرَةُ الدِّینِ الأمَانَةُ

دین کا پھل امانت ہے

۶۔ رَأسُ النِّفَاقِ الخِیَانَةُ

خیانت نفاق کا سر ہے

۷۔ الصِّدقُ أمَانَةُ اللِّسَانِ

سچ زبان کی امانت ہے۔

صدق

اگر میرا بیٹا یا میرا کوئی شاگرد مجھ سے یہ کہے کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں تو میں یقیناً اسے اس گستاخی کی سزا دوں گا اور اگر میرا کوئی دوست مجھ سے یہ کہے کہ تم جھوٹے ہو تو میں اس سے ملنا چھوڑ دوں گا اور اگر میرا کوئی دشمن میرے مخالفوں میں بیٹھ کر یہ کہے کہ میں اس کا دشمن تو ہوں مگر وہ صادق القول ہے ہمیشہ سچ بولتا ہے تو میں اس دشمن سے ملنا پسند کروں گا اور شاید میرے مخالفین بھی میری اس صفت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں گے بات یہ ہے کہ سچائی

پر چلنا اور کذب و دروغ سے نفرت کرنا عمدہ ترین اوصاف انسانی اور بہترین فضائل اخلاقی میں ہے۔ اگر کوئی شخص سچ نہ بولتا ہو تو اس پر کون بھروسہ کرسکتا۔

اپنوں اور غیروں دوستوں اور دشمنوں میں ہر جگہ جھوٹا آدمی اپنے جھوٹ کی وجہ سے ذلیل و خوار ہوتا ہے پھر ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے ستر قسم کی دروغ بافیاں اور زائد رسوائی کا سبب بنتی ہیں جس طرح سچ کے فائدے بے شمار ہیں اسی طرح جھوٹ کی برائیاں اور جھوٹ کے نقصانات بھی گنائے نہیں جاسکتے۔ جھوٹ بولنا خود اپنی توہین ہے اور اپنی ہی بے اعتباری کا ثبوت ہے کتنا بزدل ہے وہ انسان جس میں سچ کہہ دینے کی جرت نہ ہو اور کتنا بڑا مکار ہے وہ شخص جو جھوٹ بول رہا ہو درآنحالیکہ اس کے سینے کے زندان میں سچ قید و بند کی سختیاں جھیل رہا ہو۔ جنہوں نے جھوٹ کو اپنا شعار اور دروغ بافی کو اپنا وطیرہ بنالیا ہے شاید وہ اس

امر سے بے خبر ہیں کہ جھوٹ کا انجام ندامت و شرمساری کے سوا کچھ بھی تو نہیں اگر ہمارے دل میں ندامت و پشیمانی اور آخر میں پچھتانے کی لعنت سے محفوظ رہنے کی تمنا ہے تو مولائے کائنات کا یہ قول ہمارے رہنمائی کیلئے کافی ہے کہ

الصِدقُ خیر مَبنیٍ

یقیناً راستی بنیاد اسلام ہے جھوٹ غیر اسلامی فعل ہے۔ سچائی سے انسانی قدر و منزلت میں بلندی پیدا ہوتی ہے اور سچ ہی سب سے اچھی بات ہے سچ کے ذریعے ہم اپنی اصلاح کر سکتے ہیں اور نجات حاصل کر سکتے ہیں اور سچ ہی ہمارے دعویٰ کی بہترین دلیل ہے۔

صدق

صدق کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا

۱- اَلصِّدقُ اَمَانۃٌ اَلکِذبُ خِیانۃٌ
سچائی امانت ہے جھوٹ خیانت ہے
- اَلصِّدقُ یُنجِی اَلکِذبُ یُردی
سچائی نجات دہندہ ہے اور جھوٹ ہلاک کنندہ
- اَلصِّدقُ فَضِیلَۃٌ اَلکِذبُ رَذِیلَۃٌ
سچ فضیلت ہے - جھوٹ ذلیل شے ہے -

۴۔ اَلصَّادِقُ مُکَرَّمٌ جَلِیلٌ اَلْکَاذِبُ مُهَانٌ ذَلِیلٌ

سچا انسان مکرم و عظیم ہے۔ جھوٹا آدمی ذلیل و خوار ہے

۵۔ اِذَا نَطَقْتَ فَاصْدُقْ

جب بھی بولو ہمیشہ سچ کہو

۶۔ اَلصِّدْقُ اَمَانَةُ اللِّسَانِ

سچ زبان کی امانت ہے

۷۔ تَحَرِّی الصِّدْقِ وَتَجَنُّبِ الْکِذْبِ اَجْمَلُ شِیْمَةٍ

سچائی پر چلنا اور جھوٹ سے پرہیز کرنا عمدہ ترین صفت ہے

۸۔ رَاْسُ الْاِیْمَانِ الصِّدْقُ۔ رَاْسُ الْحِکْمَةِ لُزُوْمُ الْحَقِّ

سر ایمان سچائی ہے سر حکمت حق کے ساتھ الحاق ہے۔

۹- لَيْسَ الْكِذْبُ مِنْ خَلَائِقِ الْإِسْلَامِ

جھوٹ اسلامی اوصاف میں نہیں ہے

۱۰- لِسَانُ الْعِلْمِ الصِّدْقُ لِسَانُ الْجَهْلِ الْخُرْقُ

علم کی زبان سچائی ہے جہالت کی زبان درشتی ہے

۱۱- مَنْ صَدَقَ أَصْلَحَ دِيَانَتَهُ مَنْ كَذَبَ أَفْسَدَ مُرُوَّتَهُ

جو سچ بولا اسنے اپنی دیانت کی اصلاح کرلی جو جھوٹ بولا اسنے اپنی مروت کو تباہ کیا۔

۱۲- اَلصِّدْقُ لِسَانُ الْحَقِّ

سچائی حق کی زبان ہے۔

۱۳- مِلَاكُ الْإِسْلَامِ صِدْقُ اللِّسَانِ

اسلام کی بنیاد زبان کی سچائی ہے

۱۴- اَلصِّدْقُ نَجَاحٌ اَلْكِذْبُ فَضَاحٌ

سچ نجات دینے والا ہے جھوٹ ملامت کرنے والا ہے۔

۱۵۔ اَلصِّدْقُ اَخُو الْعَدْلِ

عدل اور سچائی بھائی ہیں

۱۶۔ اَلصِّدْقُ خَیْرُ الْقَوْلِ

سچ عمدہ ترین بات ہے

۱۷۔ اَلصِّدْقُ حَیٰوۃُ الدَّعْوٰی

سچ دعوے کی زندگی ہے

۱۸۔ اَلصِّدْقُ خَیْرُ مَبْنِیٍّ

سچائی عمدہ ترین بنیاد ہے

حکمت

مذہب عین حکمت ہے مذہب عین انسانیت ہے مذہب عین عقل و عین علم ہے کوئی ایسی بات جو انسانیت، عقل، علم، امانت، صداقت اور فکر صحیح کے برعکس ہو ہرگز ہرگز مذہب میں شامل نہیں ہو سکتی ظلم و جور، کذب و دروغ، خیانت و بد دیانتی، جہل و فساد اور فکر بیہودہ یقیناً بے دینی اور لا مذہبیت ہیں شرافت، ایثار حقائق اشیاء کی معرفت اور چیزوں کا صحیح استعمال مذہب کی بنیادیں ہیں زمین و آسمان اور

جو کچھ کہ اس کے درمیان ہے اس کا سمجھنا اور سمجھ کر صحیح طریقے پر اس کا اپنے افعال و کردار پر منطبق کرنا مذہب کا بہترین اصول ہے۔ حکمت کہ زندگی کی کٹھن راہوں میں مشعل ہدایت ہے جو سخت اور دشوار منزلوں میں ہماری محافظ ہے جو عقلمندوں کا باغ ہے جس کا جزو لازم حق و حقیقت ہے اس کے حصول کی تشویق بھی اقوال علی علیہ السلام سے نمایاں ہے اور اس کے فوائد بھی انہیں جملوں میں ظاہر ہیں۔

مادی لذائذ، نفسانی خواہشات، جرائم و معاصی حصول علم و حکمت میں سدراہ ہیں اور یہ ایسے موانع ہیں کہ جب تک انہیں زائل نہ کیا جائے اس وقت تک راہ علم و حکمت ملنا محال ہے۔

باطل کی حمایت، ظلم و تشدد کی گھناؤنی عادت، مطلب پرستی اور خواہشات کی غلامی جب انسان کو حیوان بنا دینے والی چیزیں ہیں تو ظاہر ہے کہ جب تک ان کو شکست نہ

دے دی جائے اس وقت تک علم و حکمت کی آرزو محض ایک لایعنی تخیل کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

حکمت

حکمت کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا

۱۔ اَلحِکمَۃُ تُرشِدُ

حکمت ہدایت کرتی ہے

۲۔ اَلحِکمَۃُ عِصمَۃٌ

حکمت حفاظت کرتی ہے

۳۔ اَلحِکمَۃُ رِیَاضُ النُّبَلَاءِ

حکمت دانشوروں کا گلستان ہے۔

۴- بِالْعِلْمِ تُعْرَفُ الْحِكْمَةُ

علم سے حکمت پہچانی جاتی ہے

۵- رَأْسُ الْحِكْمَةِ لُزُوْمُ الْحَقِّ

حکمت کا سر لزوم حق ہے یعنی حق سے وابستگی حکمت کی بنیاد ہے۔

۶- مَنْ تَفَكَّهَ بِالْحِكْمَةِ لَمْ يَعْدِمِ اللَّذَّةَ

جو حکمت سے لطف اندوز ہوتا ہے وہ لذت کو نہیں کھوتا۔

۷- اِغْلِبِ الشَّهْوَةَ تَكْمُلْ لَكَ الْحِكْمَةُ

خواہشات نفسانی کی شکست حکمت کی تکمیل ہے۔

حیا

ہمارے مہذب و متمدن معاشرے میں بے غیرت و بے حیا انسان کا کوئی مقام نہیں اور نہ کوئی شریف انسان اسکو پسند کرتا ہے کہ لوگ اسے بے حیا سمجھ کر پکاریں حیا شریف انسانوں کا شعار اور نیک لوگوں کا وقار ہے مکارم اخلاق اور فضائل انسانی کا اکتساب اور بالخصوص جرائم و معاصی سے اجتناب ممنون حیا رہے۔ غیرت دار و حیا دار انسان کیسے جرم کا ارتکاب کر سکتا ہے گناہ اس کے لئے عار ہے اور ہر قسم کی برائی سے وہ شرماتا ہے

نفس کی انتہائی بلندی حیا ہے اگر حیا نہ ہو تو شرافت و انسانیت تباہ و برباد ہو جائے حیوان و انسان کی تمیز ختم ہو جائے اور نیکی اور بدی کا فرق معلوم نہ ہو سکے۔ اختیار و اقتدار کے باوجود برائیوں سے پرہیز حیا کی بدولت ہے حیا انسان کی آبرو ہے اور اس کی محافظ بھی

بزرگوں کی قدر و منزلت و عزت ہو یا چھوٹوں کا پاس و لحاظ یہ سب انسانی قدریں حیا کی وجہ سے زندہ ہیں۔

جلوت ہو یا خلوت
گھر ہو یا بازار
ہر جگہ حیا سے ہماری عزت ہے اور حیا ہماری عزت کی نگہبان ہے۔

حیا ایک ایسا پاک جذبہ ہے کہ اس سے دوستوں کی دوستی میں خلوص و استقلال اور پختگی پیدا ہوتی ہے اور دشمنوں کی دشمنی میں ضعف و سستی اور ناپائیداری پیدا ہوتی ہے۔

جذبات محبت و نفرت حیا کے بغیر اس لئے نامکمل ہیں کہ ان کا وجود ہمیشہ خطرے میں رہتا ہے

---

maablib.org

حیا

حیا کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا

۱۔ اَلحَیَاءُ مِفتَاحُ الخَیرِ
حیا نیکی کی کنجی ہے

۲۔ اَلحَیَاءُ خُلُقٌ مَرضِیٌّ
حیا حسن خلق و حسن رضا ہے

۳۔ عَلَیکَ بِالحَیَاءِ فَاِنَّہٗ عُنوَانُ النُّبلِ
تمہیں حیا اختیار کرنا چاہیے کیونکہ حیا مجد و بزرگی کی تمہید ہے۔

عَلَامَةُ الحَيَاءِ تَكُونُ العِفَّةَ

حیا کے مطابق پاک دامنی ہوتی ہے

اَلحَیَاءُ مَحْرَمَۃٌ

حیا محرم ہے

غَایَۃُ الحَیَاءِ اَن یَّستَحیِیَ المَرءُ مِن نَفسِہٖ

حیا کی انتہا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ سے حیا کرے۔

---

maablib.org

قناعت

قناعت بے نیاز کر دیتی ہے، قناعت سے عزت ہے، قناعت شرافت و بزرگی کی دلیل ہے یہ ہیں وہ ہدایت کے روشن چراغ جو باب مدینۃ العلم نے ہماری زندگی کی کٹھن راہوں کو آسان بنانے کے لئے اور اندھیرے میں بھٹکنے والوں کے لئے جلائے ہیں جن کو حرص و ہوس کے دیوتا نے اپنی غلامی میں لیکر گھپ اندھیرے میں چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ زندگی بھر ٹھوکریں کھاتے پھریں اور لالچ کا سانپ ان کی خودداری، عزت اور شرافت و بزرگی کو ہمیشہ ڈستا رہے یوں تو ہر سچی بات اللہ تعالیٰ کی

ہے مگر قناعت بجائے خود ان حقیقی بزرگیوں کے واسطے لائق تعظیم ہے۔ زہد و ورع اور تقدس وتدین کی اعلیٰ منزلیں اسی شمع کی روشنی میں طے ہو سکتی ہیں جس کے لئے رہنمائی فرمائی گئی ہے کہ

افۃ الورع قلۃ القناعۃ

اور عفت و پاکدامنی بھی اسی لائق تعظیم شے کے ساتھ توام ہے یہی وجہ ہے کہ فرمایا ہے

علی قدر العفۃ تکون القناعۃ

قناعت وعفت قناعت وعزت قناعت عظمت قناعت وخودداری قناعت وغنا تقریباً سب ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک عجیب وغریب فقرہ ارشاد فرمایا ہے۔

اغناکم اقنعکم

تم میں سب سے بڑا دولت مند وہ ہے جو سب سے زائد قانع ہے۔

کیا عزت دولت نہیں کیا مجد و بزرگی دولت

نہیں کیا خودداری و شرافت دولت نہیں یقیناً اس کا جواب یہ ہے کہ شرافت و بزرگی عزت و خودداری عفت و شرافت انسانیت کے عظیم و جلیل خزانے کے بیش بہا گہر ہائے آبدار ہیں اور یہ چیزیں نوع بشر کی سب سے بڑی دولت اور سب سے عظیم سرمایہ ہیں یہ قیمتی موتی قناعت کی جیب میں موجود ہیں قناعت کا دامن ان بیش بہا جواہرات سے مملو ہے۔ دولت مند وہ نہیں جو سونے اور چاندی کے ٹکڑوں کے لئے قیمتی جان اور بیش بہا اوصاف حمیدہ و خصائل انسانی سے اور اصول شرافت و قواعد انسانیت سے گریزپا و مفرور و راندہ ہو جائے بلکہ دولت مند تو وہ ہے جسے حقائق اشیاء کی معرفت انسانیت کی اس رفیع و جلیل منزل تک پہنچا دے جہاں سونے اور چاندی کے ٹکڑے اس کی نظر میں خزف ریزوں سے زائد حقیر بن جائیں اور اسی عزت و ذلت کے صحیح معیار کا نام بے نیازی و قناعت اور امیری ہے جہاں پہنچ کر سلطنت و حکومت کا جبروت

وجلال اور تاج سلطانی کے جواہرات کا وقار ذرہ ہائے زیرِ قدم سے زائد حقیر و ذلیل ہوجاتا ہے غرور و تمکنت سلطنت و اقتدار ایک قانع کے جوتوں پر سر جھکانے والے اس گرد و غبار سے بھی زائد ذلیل ہیں جنہیں مصلائے عبودیت تک پہنچنے سے پہلے ہی اتار دیا جاتا ہے۔ قناعت یقیناً شرافت انسانی کی کھلی دلیل ہے۔ یہی قناعت غربت و افلاس میں بھی باعزت انسان کے بلند مقام اور اس کے وقار کو قائم رکھنے والی ایک شے ہے قناعت کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ رہے بلکہ بقول شاعر اعظم میر ببر علی انیسؔ

سدا ہے فکر ترقی بلند بینوں کو

کاہلی و سستی تو جسم انسانیت کے ناسور ہیں جس طرح جہل و ظلم بڑے گھناؤنے اور مہلک امراض ہیں۔

قناعت ہمیں یہ ہرگز نہیں سکھاتی کہ وسائل معاش کو ترک کر دیا جائے یا محدود سے محدود تر بنا دیا جائے۔

قناعت کی یہ تعلیم ہرگز نہیں کہ صحیح راستوں پر گامزن جذبہ مسابقت کے نشو ونما کو ختم کر دیا جائے

قناعت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ترقی کی شاہراہوں سے کٹ کر پس ماندگی کے تاریک کوچوں میں ٹھوکریں کھائی جائیں۔

قناعت ہمیں محتاج نہیں بناتی بلکہ قناعت تو ہمیں ہوا وہوس اور حرص وطمع کی دلدل سے بچ کر صاف راستوں پر چلنے کا سبق دیتی ہے۔

قناعت رذائل وقبائح کی ضد اور شرافت و عزت وعفت و سربلندی اور وقار انسانی کی دلیل ہے برہان ہے راہنما ہے

قناعت کا مطلب یہی تو ہے کہ غیر انسانی اور غیر اخلاقی وسائل کو حصول مقصد کی خاطر نہ اختیار کرو

قناعت کا مطلب یہی تو ہے کہ شرمناک اور حیا سوز طریقوں کو تمنایابی کا ضابطہ نہ بناؤ۔

قناعت کا مطلب یہی تو ہے کہ عفریت خواہش نفسانی کے فرماں بردار غلام نہ بن جاؤ بلکہ اپنی کامیابیے

بغاوت سے اس کا سر کچل کر رکھ دو اپنی شکست نہ تسلیم کرو ہار نہ مانو آگے بڑھو اور مقابلہ کرو اگر اس میدان میں تمہاری ملاقات موت سے بھی ہو جائے تو یقین جانو کہ تمہیں ابدی زندگی مل گئی ہے کیونکہ ابدیت کا نغمہ موت کے ساز سے پیدا ہوتا ہے مگر عزت کی موت جو ذلت کی زندگی سے کہیں بہتر ہے۔

قناعت ذخیرہ اندوزی کی مخالف ہے کیونکہ اس سے معاشی نظام درہم و برہم ہو جاتا ہے اور غریب عوام درد و کرب سے کراہنے لگتے ہیں جفاکش اور محنتی طبقہ یاس و حسرت سے آسمان کو تکتا ہے اور اس کے اہل و عیال بھوک سے یا ضروریات زندگی کی نامیسری سے تڑپ اٹھتے ہیں۔

قناعت اسمگلنگ اور بلیک سے متنفر ہے کیونکہ اس سے اقتصادی نظام پر ضرب پڑتی ہے اور دوسری طرف جرائم و فحاشی کے کالے بادل اپنے خوفناک اندھیرے کو مسلسل اور تیزی کے ساتھ بڑھا دیتے ہیں جب انسان سوتا اتنی ہی جگہ پر ہے کہ جتنا طول و

غرض اس کی جسمانی ساخت کے اعتبار سے موزوں جو مطلوب ہے اور پہننا بھی وہی ہے کہ جو لباس اس کے قد وقامت کے اعتبار سے موزوں ہو اور کھانا بھی اتنے ہی لقمے ہے کہ جتنے اس کے شکم میں بآسانی پہنچ سکیں اور معدہ جنہیں ہضم کر سکے تو پھر دوسروں کی ضروریات اور دوسری کے تصرف میں آنے والی چیزوں کو اپنی ملکیت بلا وجہ قرار دے کر انہیں پریشانی میں مبتلا کرنے سے آخر حاصل کیا؟ اور فائدہ کس کا؟

اگر ایک طالب علم اپنے نصاب کی ہر کتاب کی سو سو جلدیں بازار سے خرید لیا کرے اس لئے کہ ایک سٹ گھر کے لئے اور ایک اسکول کے لئے اور ایک ٹیچر کے لئے اور ایک فلاں مقصد کے لئے اور اسی طرح وہ سو مقاصد گنا جائے تو کون ہوشمند اس کے اس فعل کو جنون سے تعبیر کریگا۔

القناعة

قناعت کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام

نے فرمایا

۱۔ القناعۃ تغنی

قناعت بے نیاز کرتی ہے

۲۔ القناعۃ عزّ

قناعت عزت ہے

۳۔ القناعۃ برھان النّبل

قناعت شرافت کی دلیل ہے۔

۴۔ القناعۃ عفافٌ

قناعت سے پاک دامانی ہے۔

۵۔ آفۃ الورع قلّۃ القناعۃ

قناعت کی کمی پارسائی کے لئے مصیبت ہے۔

۶۔ اقنع تعِزّ

قناعت اختیار کرو عزت حاصل کرو

۷۔ اغناکم اقنعکم

تم میں سب سے زائد دولت وہ ہے جو سب سے بڑا قانع ہے۔

۸۔ اقنع تعتبر

قناعت اختیار کرو تاکہ قابل اعتماد بن سکو

۹۔ علی قدر العفّۃ تکون القناعۃ

قناعت بقدر عفت ہوتی ہے

۱۰۔ انّ فی القنوع لغنیً

یقیناً قناعت میں بے نیازی ہے۔

۱۱۔ کن قنعاً تکن غنیاً

قانع بن جاؤ بے نیاز ہو جاؤ۔

ادب

ہماری اردو زبان میں ایک مثل مشہور ہے با ادب خوش نصیب بے ادب بد نصیب اس کا مطلب یہ ہے کہ معاشرے میں ادب کو وہ مقام حاصل ہے جو محتاجِ بیان نہیں ہماری زبان میں ادب سے مراد اخلاق و تمیز بھی ہے اور لٹریچر بھی۔ بہر نوع شرافت و اخلاق کے گلہائے رنگا رنگ ہوں یا ادبی جواہر پارے اگر ان میں صحیح و معتدل آداب و اخلاق کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو وہ بے رنگ پھول اور خزف ریزوں سے بھی زائد بے حقیقت ہیں۔

لَا شَرفَ مَعَ سُوءِ اَدَب کا قولِ فیصل اس دعوے کی دلیل ہے غیظ وغضب اور غصے کی آگ اس بنائے فضل وکمال کو خاکستر کردیتی ہے اور علم وعقل کے مہر وخورشید کے لئے غصہ گہن کا کام کرتا ہے لہٰذا فرمایا ہے لَا اَدَب مَعَ غضب اور اگر اعتدال کے ساتھ انسانی قوتوں کو کار آمد بنایا گیا ہو تو یقیناً ایسی صورت میں ادب انسانی کمال ہے لہٰذا فرمایا ہے

اَلاَدَبُ کَمَالُ الرَّجُل

جو لوگ حسب ونسب اور خاندانی وجاہت پر فخر ونازکرتے ہیں انکا یہ غرور باطل ہے اور یہ فخر بیجا ہے اور جو لوگ مال ودولت پر فخر کرتے ہیں انکا یہ فخر بھی بے عقلی کی دلیل ہے لہٰذا فرمایا ہے

اِنَّمَا شَرَفُ بالعقل والاَدب لا بالمال والحسب

یعنی شرف وبزرگی عقل وادب سے مال اور خاندان سے نہیں ہے انسان اور اس کے خاندان کی زیب وزینت ادب سے ہے۔

الادب

ادب کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا

۱۔ اَلاَدَبُ کَمَالُ الرَّجُلِ

ادب انسان کا کمال ہے۔

۲۔ اَلاَدَبُ صُورَةُ العَقلِ

ادب عقل کی تصویر ہے۔

۳۔ اَلاَدَبُ اَفضَلُ حَسَبٍ

ادب خاندانی بزرگیوں سے بہتر ہے۔

۴۔ عَلَيكَ بِالاَدَبِ فَاِنَّهُ زَينُ الحَسَبِ

تمہارے لئے ادب ضروری ہے کیونکہ ادب خاندان کی زینت ہے۔

۵۔ اِنَّمَا شَرَفُ بِالعَقلِ وَالاَدَبِ لَا بِالمَالِ وَالحَسَبِ

یقیناً شرافت انسان عقل وادب سے ہے نہ کہ مال اور خاندان سے

۶۔ ثَلٰثٌ لَيسَ عَلَيهِنَّ مُستَزَادٌ حُسنُ الاَدَبِ وَمُجَانَبَةُ الرِّيبِ وَالكَفُّ عَنِ المُحَارِمِ

تین چیزوں سے بڑھ کر کچھ نہیں حسن ادب، شک وشبہ سے دوری، اور حرام باتوں سے پرہیز

۷۔ لَا اَدَبَ مَعَ غَضَبٍ

غصہ کے ساتھ ادب نہیں

۸۔ لَا شَرَفَ مَعَ سُوءِ اَدَبٍ

بے ادبی کے ساتھ کوئی شرف وبزرگی نہیں

۹۔ كَفٰى بِالتَّجَارُبِ مُؤَدِّبًا

تجربات کے ساتھ بادب ہونا کافی ہے۔

۱۰۔ صَلَاحُ الْعَقْلِ الْاَدَبُ

صلاح عقل ادب ہے

۱۱۔ اِنَّکُمْ اِلَی اکْتِسَابِ الْاَدَبِ اَحْوَجُ مِنْکُمْ
اِلَی اکْتِسَابِ الْفِضَّۃِ وَالذَّھَبِ

تمہارے لئے ادب کا حاصل کرنا حصول زر و سیم سے
زائد ضروری ہے۔

maablib.org

صبر

انسانیت کے امتحانات کی آخری اور سب سے مہتم بالشان سند صبر ہے یہی وہ تاج شرف ہے، یہی وہ تمغۂ افتخار ہے جو صرف انسان پر زیب دیتا ہے اسی کے ذریعہ فرس تیزگام حیات کے لئے راہ راست کا تعین، اور منزل مقصود کا تقرر ممکن ہے زندگی کے بحر بیکراں میں، تغیرات کی لرزہ خیز امواج اور مصائب کے تند و تیز طوفانوں پر سفینۂ صبر کے ذریعے ہی سے غلبہ پایا جاسکتا ہے۔

زمانہ فتنہ ساز و حیلہ باز کے شدائد و آلام پر قابو پانے کیلئے صبر ایک مضبوط قلعہ اور صحیح دفاعی مورچہ ہے تکلیفوں اور مصیبتوں کے ہر حملہ کو صبر کے ذریعے ناکام بنا کر انسانیت کی بلندیوں کو

حاصل کیا جاسکتا ہے بلاؤں کے زہریلے ناگوں کا تریاق صبر ہے اور صبر ہی کے ذریعے غربت وافلاس کی سموم آندھیوں میں زندگی کی حفاظت کی جاسکتی ہے ـــ زندگی کے نشیب وفراز، زمانہ کے سرد وگرم اور راہ عمل کی سنگین وناہموار اور دشوار تر پہاڑیوں کو عبور کرنے کیلئے صبر بہترین راہ نما اور ایک طاقت ور دوست ہے ۔ غم والم کے لق ودق میدانوں میں حیرت واستعجاب کے وسیع ولا محدود بیابانوں میں اور ہجر وفراق کے جاں سوز صحراؤں میں جبکہ جد وجہد، سعی وکوشش، حتیٰ کہ تمنا وآرزو کے بازو بھی حرکت کرتے کرتے شل ہوجاتے ہیں اے صبر تو وہاں پر تو ایک عظیم طاقت ہے کہ انسان تیری بدولت حقائق سے روگردانی نہیں کرتا اور تیری ہی وجہ سے انسان فراعین اوہام کے تاخت وتاراج سے محفوظ رہتا ہے ۔ اور تیرے ہی باعث خواہشات کے باطل اصنام کی پرستش کے بجائے معبود حقیقی کے حضور میں دست دعا دراز کردیتا ہے باب مدینۃ العلم نباض فطرت حضرت علی علیہ السلام کا یہ قول ہمارے لئے ایک طاقتور ساتھی اور چراغ ہدایت ہے کہ

اِنَّ احسن الامور عاقبۃ الصبر

الصَّبر

صبر کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام
نے فرمایا

۔ الصَّبرُ مَرفَعَۃٌ

صبر بلندی عطا کرنیوالی صفت ہے

۔ الصَّبرُ مِلاکٌ

صبر مالک بنانیوالی صفت ہے

۳۔ الصَّبرُ مِدفَعَۃٌ

صبر دفاعی طاقت ہے

۴۔ الصَّبرُ ظَفَرٌ

صبر کامیابی ہے

الصَّبرُ یُناضِلُ الحَدَثانِ

صبر حوادثات دنیا سے پیکار کنندہ ہے۔

۶۔ اِصْبِرْ تَظْفَرْ

صبر کرو تاکہ کامیابی حاصل ہو

۷۔ اِصْبِرْ تَنَلْ

صبر کرو تاکہ مقصد حاصل ہو

۸۔ فَاصْبِرُوْا عَلَى الْبَلَاءِ

مصیبت میں صبر سے کام لو

۹۔ اِسْتَتِمُّوْا نِعَمَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ عَلٰى طَاعَتِهٖ

اللہ کی اطاعت پر صبر کر کے اسکی پوری نعمتیں حاصل کرو

۱۰۔ اِغْلِبُوا الْجَزَعَ بِالصَّبْرِ فَاِنَّ الْجَزَعَ يُحْبِطُ الْاَجْرَ وَيُعْظِمُ الْفَجِيْعَةَ

بیقراری پر صبر کے ذریعہ غلبہ حاصل کرو کیونکہ نالہ و شیون سے اجر برباد ہوتا ہے اور مصیبت بڑھتی ہے۔

۱۱۔ اِنَّ اَحْسَنَ الْاُمُوْرِ عَاقِبَةَ الصَّبْرِ

عمدہ ترین انجام صبر کا انجام ہے

اِنِ ابْتَلَاكُمُ اللّٰهُ بِمُصِيْبَةٍ فَاصْبِرُوْا

اگر اللہ کسی مصیبت کے ذریعے آزمائے تو صبر کرو

عَدل

عدل کی تعریف اکثر علماء کی نظر میں یہ ہے وضع الشیٔ فی محلہ شے کو اس کی جگہ پر رکھنا اس امر سے یہی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ اگر عدل کے خلاف عمل ہو تو یہ کائنات اور اس کا نظام درہم برہم ہو جائے کیونکہ جب کوئی شے اپنی جگہ کے خلاف رکھدی جائے تو یہ ظلم ہوگا اور ظلم کی تعریف بھی یہی ہے وضع الشیٔ فی غیر محلہ کسی شے کو اس کے محل کے خلاف رکھنا

جب ہم نظام کائنات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں اس کے تسلسل و تواتر میں ایک خصوصی ہم آہنگی نظر آتی ہے کہ جس کے باعث افادیت وارتقاء کے میدان وسیع ہوتے

چلے جاتے ہیں اور تہذیب و تمدن اپنے مقام بلند کی جانب صعود کرتے ہیں کامیابی و کامرانی کا راز بھی انہیں مسائل کو دریافت کر لینے کے بعد ان کے مطابق عمل کرنے میں ہے اگر نظام کائنات میں عدل نہ ہوتا تو ہر لمحہ قیامت اور ہر روز روز حشر ہوتا اور حیات انسانی کی ہر سانس کرب نزع میں ملفوف آہ دلخراش کے مانند ہوتی۔

جب دنیا و ما فیہا اور ہر شے کا قیام عدل کی بنیاد پر ہے اور ہر ذی روح و غیر ذی روح کا وجود عدل کا رہون منت ہے تو کیوں نہ ہم بقائے خیر و بقائے حیات و بقائے کائنات کے لئے عدل اختیار کریں یہ حکمت نہیں غلطی ہے کہ ہم اپنے وجود کو ہلاکت کی طرف لے جائیں اور عدل سے فرار اختیار کر کے روح انسانیت کو مجروح اور اخلاق اقدار کو پامال کریں امیر المومنین علیہ السلام کا یہ قول ہمارے لئے مشعل راہ ہے

العدل خیر الحکم

عدل عمدہ ترین حکمت ہے اگر انسان عمدہ ترین حکمت یعنی عدل کو اپنی عملی زندگی میں منطبق کرے تو یقیناً وہ فائز المرام

ہے۔ کامیاب ہے اور اپنے بہترین مقصد حیات کو حاصل کر رہا ہے
اگر ہم غور و فکر سے کام لیں تو یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ
عدل انسانیت کی بہترین خدمت ہے نوع بشر کی اس سے
بڑی خدمت اور کوئی نہیں کہ ہم عدل کو اپنا شیوہ حیات و
شعار زندگی قرار دے لیں، عدل انسان اور انسانیت کی
خدمت کے مترادف اس لئے ہے کہ اسی عظیم قوت کے سہارے
مظلوم ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر کے پوری نوع
انسانی کو اپنا متحد الخیال اور ہمنوا بنا لیتا ہے اور یہی وہ عظیم
طاقت ہے کہ جس کی بدولت مقتول کے ورثا قاتل سے قصاص
لینے اور حاکم و مفتی اسے کیفر و کردار تک پہنچانے میں حق
بجانب ثابت ہوتے ہیں اور دنیا کی نظر میں ان کا یہ عمل
قابل تعریف اور ممدوح قرار پاتا ہے۔ ہماری زندگی کو
لافانیت و ابدیت عطا کرنے والی محاسن انسانی میں احسن ترین
شے یہی ہے اور شاید حضرت علی علیہ السلام کا یہ قول بھی انہیں امور
کی جانب اشارہ کر رہا ہے جس طرح بحر ذخار میں روشنی کا مینار کسی
راہ فراموش سفینے کو ساحل کا پتہ بتا رہا ہو "العدل روح الشہادۃ"
عدل شہادت کی روح ہے۔ ہر کامیاب اور صحتمند نظام کی

بنیاد عدل پر ہے اور اگر کسی نظام کی بنیاد عدل پر نہ ہو تو وہ ہمیشہ ناقص، ناکامیاب اور بیہودہ نظام ہوتا ہے جب ہمارے نظام اعصاب میں خلل واقع ہو جاتا ہے یا نظام اخلاط میں کوئی خرابی پیدا ہو جاتی ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ نظام جسم اعتدال سے منحرف ہو گیا ہے دنیا کی کسی بھی شے کا افراط یا تفریط کی جانب میلان مذموم و قبیح ہے اور اسکا اعتدال پر قائم رہنا۔ بہر صورت قابل تعریف بھی ہے اور مفید بھی۔ اسی طرح نوع بشر کے لئے اس کے ہر امر میں اور انسان کے تمام اوصاف و اطوار میں تا وقتیکہ اعتدال نہ ہو نہ ترقی کا کوئی امکان ہے اور نہ افادیت و منفعت کا کوئی پہلو یہی وجہ ہے کہ علماء و محققین اخلاقیات نے اعتدال۔ عدالت یا عدل کو سب سے بالاتر ارفع و اعلیٰ اور جملہ اوصاف حمیدہ کی بنیاد قرار دیا ہے یقیناً اگر ہم اپنے تمام امور میں قیام عدل کے رجحان کو مقدم قرار دے لیں تو ہمارا نظام ہستی نظام ذہن اور نظام جسم وہ دوسروں کے لئے قابل رشک اور اپنی ذات کے لئے سکون و مسرت و لذت حقیقی کا ذریعہ بن سکتا ہے الانصاف راحۃ کا قول زریں اسی عظیم حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ جس کی پیروی و پاسی انسانیت کے لئے باعث افتخار و سبب نجات اور وجہ آسائش و راحت ہے۔ عدل کے ذریعہ قدرت و اختیار کو ہمیشہ

کیلئے اپنایا جاسکتا اور اس حقیقت سے انکار خود اپنے وجود کے انکار سے بھی زائد خطرناک ہوگا کیونکہ افراط و تفریط وجود شے کی بنیاد کو منہدم کر دینے والی چیزیں ہیں اور ہلاکت و فنا اور مٹ جانے کا راز بھی افراط و تفریط ہی میں مضمر ہے اس لئے باب مدینۃ العلم کا قول اک نئی زندگی کی روح پھونک رہا ہے اعدل تدم لک القدرۃ عدل اختیار کرو اور قدرت و اختیار کو ہمیشہ کے لئے اپنا لو شکست غلامی ذلت اور ابدی لعنت سے محفوظ رہنے اور فتح و عزت اور ابدی رحمت کے حصول کی خاطر ہمارا اقدام عدل کے تحت ہونا چاہیئے ہمیں افراط و تفریط سے اسی طرح گریز کرنا چاہیئے جس طرح ہم عفونت و غلاظت سے بھاگتے ہیں اور عدل سے ہمیں وہی شغف و رغبت ہونا چاہیئے جو ہمیں کسی بھی لذت و راحت سے ہو سکتی ہے کیونکہ حقیقی لذت و راحت بھی صرف عدل ہی میں مضمر و مستور ہے۔

وہ خوشی نہیں فریب ہے وہ لذت نہیں دھوکہ ہے جو ایذا پسند اور مردم آزار طبائع کو غم زدہ و ستم دیدہ مظلومین کی دلخراش آہوں کے سننے رقص بسمل کا نظارہ کرنے کمزوروں کو تڑپانے اور ان پر جبر و تشدد کرنے میں حاصل ہوتی ہے۔ اگر کوئی جبر و تشدد و ظلم کا پرستار یہ کہے کہ ہمیں اسی میں لذت حاصل ہوتی ہے تو یہ اسکی

ایسی غلط فہمی ہے جو ارتداد زمانہ سے متغیر ہوتے ہوتے کسی وقت خود بخود فنا ہو جائیگی کیونکہ وہ نہ تو لذت فعلی ہے اور نہ وہ لذت انفعالی جو حیوانوں کو موسمی تغیرات یا قویٰ کے کسی خاص منزل تک پہنچ جانے کے ردعمل میں حاصل ہوتی ہے وہ حرکات و کیفیات جس سے علی الظاہر سرور و انبساط مترشح ہے وہ صرف خواہشات کی تحلیق کی عکاس یا انکی تکمیل کی آئینہ دار ہیں درآنحالیکہ لذت و مسرت خود بالذات موجود اشیاء ہیں جس طرح زندگی و روح خود بالذات موجود اشیاء میں سے ہیں ان موجود و رفیع لطیف اشیاء کا حصول انسان و انسانیت کے لئے ہمہ آن و بہرحال ممدوح و باعث ترقی و کمال ہے اور سبب لذت فعلی بھی جو عدل کے ساتھ یوں ملزوم و مقرون ہے جس طرح سورج کے ساتھ روشنی پانی کے ساتھ روانی ــ جس قانون، منشور اور دستور کی بنیاد عادلانہ و منصفانہ طریق پر ہے یعنی ہر دفعہ کو وہاں منطبق کیا گیا ہے جو اسکی جگہ ہے اور ہر اصول کو وہاں چسپاں کیا گیا ہے جو اس کا مقام ہے تو یقیناً وہ قانون، منشور و دستور نوع بشر کے لئے لائق احترام اور قابل تقلید ہے اور اگر ایسا نہیں ہے یعنی اس میں انسانی حقوق کا تحفظ نہیں ہے بلکہ انسانی حقوق کو

پامال کیا گیا ہے تو وہ جلا دینے کے لائق ہے اور نوع انسان کو ایسے
خلاف عدل جابرانہ، ظالمانہ و متشددانہ قانون دستور اور منشور
کے خلاف بغاوت کر دینا چاہیے تاکہ نوع انسانی در ندہ صفت
انسان نما حیوانوں کے جبر و تشدد اور فرامین کے مظالم سے محفوظ
رہ سکے کیونکہ جس طرح سچ کو چھوڑ کر جھوٹ سے محبت کرنا اخلاقی اور
انسانی جرم ہے اسی طرح عدل سے منحرف ہو کر ظلم سے دوستی بھی بدترین
انسانی جرم ہے اور ظالم کی ہمنوائی انسانیت اور حمیت و غیرت
انسانی کے خلاف ایک گھناؤنی بغاوت ہے جس سے اجتناب اور
جنگ کا دفاع اشرف المخلوقات کا شریف ترین اقدام اور افضل
واہم ترین فرض ہے باب مدینۃ العلم کا یہ فرمان رانہما ہے
من ضاق علیہ العدل فالجور علیہ اضیق جو عدل
سے تنگ ہے ظلم اسکے لئے تنگ تر ہے سچائی اور عدالت میں
بڑی ہم آہنگی، یکسانیت اور اصولی یکتائی ہے جیسا کہ خود حضرت
علی نے بھی فرمایا ہے الصدق اخو العدل صدق و عدل بھائی
بھائی ہیں۔ آیئے سچ بولیں جھوٹ سے نفرت کریں۔
عدل اختیار کریں اور ظلم سے نفرت کریں۔

SYED F. RAZA
14-B. Rizvia Societ
KARACHI-18.

العدل

عدل کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا

العدل خیر الحکم — عدل عمدہ ترین حکمت ہے

الصدق اخو العدل — سچ اور عدل بھائی بھائی ہیں

من ضاق علیہ العدل فالجور علیہ اضیق

جو عدل میں تنگی محسوس کرتا ہے ظلم اسکے لئے زیادہ تنگی کا باعث ہے۔

اعدل تملک — عدل اختیار کرو تاکہ مالک بن جاؤ

اعدل فیما ولیت — جب پر تمہیں اختیار حاصل ہو اس میں عدل سے کام لو

اعدل تحکم — عدل کرو حکومت کرو

القسط روح الشھادۃ — عدل شہادت کی روح ہے

الانصاف راحۃ — عدل سے آرام ہے

المنصف کریم — عدل کرنے والا بزرگ ہوتا ہے۔

اعدل تدم لک القدرۃ — عدل اختیار کرو تاکہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے تمہیں اختیار حاصل ہو جائے

انصف مع القدرۃ — اختیار کے عالم میں ضرور عدل اختیار کرو۔

With Compliments

Housing Society
Karachi-6.